یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس اُمرت سر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصولڈاک

سالانہ ...ششماہی

عوام سے ..... للعہ

طلباء اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ .... چار

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے

اخبار جاری نہ ہوگا +

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ آنے پر

روانہ کیا جاتا ہے +

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی - اعلےٰ درجہ

کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام

ہونی چاہئے - روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے

ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۳ | اُمرت سر - مورخہ پندرہ (۱۵) نومبر ۱۸۹۷ء عیسوی - یوم دوشنبہ | جلد ۳ -

وکیل

اُمرت سر - مطبوعہ ۱۵ - نومبر - ۱۸۹۷ء + یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے اور سرحدی پالیسی

اِس ہفتہ بھی گو کوئی پیشقدمی نہیں ہوئی - مگر متفرق شب خونوں اور فریقین کے نقصان کثیر کے لحاظ سے وہ کسی ہفتہ ماقبل سے کم نہیں رہا - اسکا مفصل ذکر آگے کیا جائیگا - ہفتہ زیر بحث کا سب سے اہم معاملہ سرحدی حکمت عملی کے متعلق مختلف مدبران سلطنت برطانیہ کا ایک دوسرے کے مخالف رائیں ظاہر کرنا - اور ہندوستان کے سربرآوردہ انگلو انڈین اخبارات سول اور پاؤنیر کا یکلخت اپنی سابقہ رائے کو بالکل پلٹ دینا ہے - چند ہفتوں کی بات ہے کہ یہہ اخبارات اور اُن کے نامہ نگار اسپر زور دے رہے تھے کہ بونیر وال کا پردہ اُٹھاؤ - مہمند کا پردہ اُٹھاؤ - تراہ کا پردہ فاش کرو - اور بشرط ضرورت امیر کابل کی بھی گوشمالی کیجائے - جس کے علاقہ پر اب کئی راستوں سے ہماری فوج ظفر موج بآسانی حملہ آور ہو سکتی ہے - اور ان پردوں کے اُٹھانے کے بعد تمام سرحدی علاقہ پر قبضہ کر لیا جائے - سرحدیوں سے بیگار کے قاعدہ سے تمام علاقہ میں اُنسی پختہ - صاف اور سیدھی ٹیرکیں تیار کیجائیں کہ سوار اور توپخانہ جہاں چاہے بآسانی تمام داخل ہو سکے - اور تمام باشندوں سے ہتھیار لیکر آئندہ کیلئے ایک تولہ بارود یا خنجر تک کا رکھنا سنگین جرم اور اسکی سزا سرسری تحقیقات کے بعد پھانسی مقرر کیجائے اِس جوش و خروش اور اظہار غیظ و غضب کے بعد انہی اخبارات کو تمام پہاڑی علاقہ چھوڑ کر میدانوں کو ہٹ آنے اور پھر پنجاب کی پرانی سرحد پر قناعت کرنے کی صلاح دیتے ہوئے دیکھکر سخت تعجب ہوتا ہے مگر خوشی کا مقام ہے کہ مدبران سلطنت و منصران مہام مملکت ایسے متلون الرائے نہیں ہوتے اور اُنپر ایسی خام رائے مشیروں کے صلاح و مشورے جنکی بات اور رائے کو مرغ باد نما کیطرح کوئی قرار نہیں کوئی اثر نہیں پڑتا - وہ نہ کسی سلطنت کا کھیل چند مہینوں یا ہفتوں سے زیادہ عرصہ تک قائم رہ سکتی +

ولایت میں لبرل فریق کے اراکین مسٹر مورلی و اسکوتھ وغیرہ صاحبان گورنمنٹ ہند کی حکمت عملی پیشقدمی پر بطرح حملے کر رہے ہیں - البتہ لارڈ ابرٹس اور سر رابرٹ لوجہا فاتح چترال نے اول الذکر صاحبان کی بیہودہ دلیلوں کا شافی جواب دیکر اس حکمت عملی کی ضرورت کو بخوبی ثابت کر دیا ہے - ہمارے متذکرہ بالا انگلو انڈین بھی اپنے کل چھوٹوں اور چوٹوں کو جو وہ لبرل فریق پر کیا کرتے تھے اور نیز اِس امر کو فراموش کر کے کہ جب یہہ فریق حکمران رہتا ہے - تو اُسنے کب قناعت کی پالیسی کو اختیار کیا تھا - بلکہ توسیع حدود سلطنت اور دوسروں کے ممالک مقبوضات پر قابض ہونے میں کنسرویٹو فریق سے بھی دو چار قدم آگے رہا ہے اور جسکی بڑی مثال ۱۸۸۲ء کی گولہ باری اسکندریہ اور قبضہ مصر و حملہ سوڈان کل دنیا کے سامنے موجود ہے - اب اُنہی لوگوں کے ہم آہنگ ہو کر لارڈ ابرٹس اور سر لوجہا کو منطقیانہ اور مدلل جواب دینے کے بجائے الزامی جواب دے رہے ہیں - مثلاً پیشقدمی کے حامیوں کا بیان ہے کہ اگر ہم تراہ وغیرہ نو مفتوحہ اور مقبوضات ماقبل چترال - سمانہ - کرم - خیبر وغیرہ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے تو اسکا نتیجہ فقط یہی نہ ہوگا کہ فوجی لحاظ سے ہندوستان پر حملہ کرنیوالوں کو بیشمار آسانیاں اور ہمارے لیئے سخت مشکلات پیدا ہو جائینگی - بلکہ اخلاقی طور پر بھی ہمارا رعب نہ صرف سرحدی قبائل سے اُٹھ جائیگا - اور وہ دلیر ہو کر پھر میدانوں میں بھی ہمکو دق کیا کرینگے - بلکہ کل دنیا اور خود ہندوستان میں ہمارے رعب میں فرق آجائیگا - اِس معقول اعتراض کے پہلے حصہ کو نظر انداز کر کے باقی کا جواب خیر خواہ سرکار پرچہ پاؤنیر یہہ دیتا ہے کہ "اگر پیشقدمی کی حکمت عملی ضروری اور اُسکے مخالف بیسمجھ ہیں تو یہہ رائے رکھنے والے لارڈ ابرٹس جانے کس منہ سے ۱۸۸۰ء میں قندہار - کابل اور خیبر کو چھوڑنے کا مشورہ دیتا اور میدانوں سے آگے بڑھنے سے اُنہیں متنفر ہو گئے تھے کہ پشاور تک سے چھاؤنی اُٹھا دینے یا اِس میں صرف تھوڑی سی دیسی فوج رکھنے کی صلاح دی تھی - اِس لحاظ سے سب سے زیادہ ناسمجھی لارڈ ممدوح سے سرزد ہو چکی ہے - باقی رہا رعب کا اُٹھنا - اِسکے جواب میں بھی کہدینا کافی ہے کہ محاربہ افغانستان کے بعد جب ہماری فوجیں افغانی علاقہ کو خالی کر کے واپس آئی تھیں - تو سرحدیوں نے کونسی شورہ پشتی دکھائی تھی ؟ وہ ایسے خاموش رہے تھے کہ کسی قافلہ تک کو لوٹنے کی کوشش نہ کی - اور ہندوستانیوں کی یہہ کیفیت تھی کہ بدخواہ دیسی اخباروں نے بھی اُسپر کوئی طنز نہ کی - کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ گورنمنٹ کسی کمزوری یا بزدلی کی وجہہ سے پیچھے نہیں ہٹی .... - بلکہ مصلحت وقت عام دور اندیشی اور شاہنشاہی اغراض اُسکے مقتضی تھے" +

ہم کو پاؤنیر کی اِس رائے سے بالکلیہ اختلاف ہے - اور اگر وہ موجودہ حالات پر غایر نظر ڈالنے کے بعد رائے ظاہر کرتا تو غالباً وہ اِس صورت میں ظاہر نہ ہوتی - سب سے مقدم فوجی احتیاط اور جنگی اغراض کا لحاظ ہے اور ہم

ہمارا حال

یکم نومبر کے پرچہ میں اسپر مفصل بحث کرکے ثابت کرچکے ہیں کہ - اور سب باتونکو نظر انداز بھی کردیا جاوے تو بھی روسیونکی سرحدی سرگرمی اور مستعدی سخت متقاضی ہے کہ ہم بھی اُسکی تواضع کیلئے حد درجہ ہندوستان سے باہر تاکہ یہانکی رعیت مصائب خطرات لازمہ سے محفوظ رہے پوری طرح سے تیار رہیں - اور سب کی نسبت اسیقدر جتلا دینا کافی ہے کہ ۱۸۸۰ء کے آفریدی وزیری - وہمندی وغیرہ - اور ہندوستانی ۱۸۹۷ء کے سرحدیوں اور ہندوؤنے مختلف تھے - اسوقت اول الذکر کارتوس رائفل کی شکل سے ناآشنا تھے - اُنکو بھکانیوالا کوئی موجود نہ تھا - اور انگریزی یا افغانی مداخلت سے محفوظ ہونیکی وجہ سے وہ اپنے حال میں مست اور اُنکا جوش حب الوطنی دبا ہوا تھا - اب اُنکے پاس رائفل - کارتوس اور سامان حرب جو اُنکو خواہ انگریزی قلعونکی توڑ مار سے یا انگریزی علاقہ میں سرقہ کرنے سے دستیاب ہوتا ہو - یا امیر صاحب روس کی مہربانی سے پہنچتا ہو کافی بلکہ بے اندازہ موجود ہے - امیر صاحب نے سچی جیسا کہ روسی اخبار نودی ریمیا کے اُس مضمون سے جو تین مہینے ہوئے ہمنے نقل کیا تھا صاف ظاہر ہے روسی بالفرض اُنکو درغلا رہے ہیں - اور سب سے بڑھکر "ہمسایہ طاقتور" سلطنتونکی دستبرد نے اُنمیں حفاظت ذاتی کے مادہ کو مشتعل کردیا ہے - ایسی نازک حالت میں اُنکو اپنے حال پر چھوڑکر واپس چلے آنا - انکو اور زیادہ گستاخ اور متمرد بنانا ہے - اسیطرح ہندوستان کی حالت میں ان ستر ہ برسونمیں عظیم الشان انقلاب واقع ہوگیا ہے ۱۸۸۰ء میں یہاں کوئی کانگریس - کانفرنس یا سلف گورنمنٹ موجود نہ تھی - مغربی تعلیم و تہذیب معہ اپنی لازمی برکات اور خوبیوں کے عام رائج نہ ہوئی تھی - اور ہندوستانی قدیم ایشیائی رسم و رواج کے مطابق بادشاہونکی روحانی حقوق اور اقتدار منصب کے معتقد اور رواج بھگتی و اطاعت اولوالامر میں جان و مال اور دین و ایمان کو قربان کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے - اب بدقسمتی سے مغربی تعلیم کے جمہوریہ خیالات نے ان اوصاف کو جو ایشیائیونکی طبیعت ثانی اور اُنکے خمیر میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھے بہت کچھ نابود کردیا ہے - کانگریسیں پیدا ہوگئی ہیں - اور اُنکی طفیل لوگونکو مساوات اور حقوق طلبی کا سودا ہوگیا ہے - مہاراشٹر رشتہ اور آریاورت کے دورشہ کے مدعیان وراثت پیدا ہوگئے ہیں - اور آبادی کا اکثر حصہ حاکمان وقت کو اپنے جیسے انسان بلکہ ملک کے ملازم سمجھنے لگ گیا ہے - ایسی صورت میں گورنمنٹ کو ایسے ہر ایک عمل سے تا بہ امکان محترز رہنا لازم ہے جسکو یہ عقل کند اندھا اور نشہ آزادی و مساوات سے مخمور نیم تربہذب اُسکی کمزوری پر محمول کرسکیں - اِن انگلو انڈین اخبارات کی دور اندیشی اسوقت کہاں تھی جبکہ گورنمنٹ نے اوّل اوّل پیشقدمی کی کارروائی شروع کی تھی - اُسوقت تو یہہ خیر خواہ اُسکو دکنی کے بجائے اُسکی جوش فوقا تازہ کی آتشین مزاج سمند کو آلتی اور ہمپز لگا رہے تھے - اگر یہہ حکمت عملی غلط تھی (گو ہم اسکو قائل نہیں اور اُسکی سخت ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں) تو سمجھانے کا وہ وقت تھا - اب جبکہ گورنمنٹ ایکدفعہ اس خارسمندر میں داخل ہوچکی ہے - تو پھر پیچھے ہٹنا اس غلطی کو اگر اُسے غلطی کی ہو تو اور زیادہ خطرناک بنانا ہے - اور مصلحت وقت اور دانشمندانہ کا اقتضا یہی ہے کہ غلطی ہو کو رعب و اقبال قیصری اور لیاقت و تدبر سے عین صواب بنا دیا جائے +

سب سے بڑا اعتراض انگلو انڈین اخبارات کو پیشقدمی کی حکمت عملی پر ایک یہہ اور ہے کہ اس پالیسی کا نباہنا زر خطیر کا صرف چاہتا ہے - اور خزانہ ہند اسوقت قحط اور وبا وغیرہ کے غیر معمولی اخراجات سے اسقدر زیر بار ہوگیا ہے کہ وہ اُسکا ہرگز متحمل نہیں ہوسکتا - اسی ضمن میں ہمارے ہندوستانیوں کے مخلص خیر خواہ سول اور اڈمنسٹریٹر کی زبان سے یہہ ہمدردی بھرا کلمہ خیر بھی نکل جاتا ہے جسکے سننے سے دل سے ممنون و مشکور ہونگے کہ "رعایا پہلے ہی آنکھوں تک (یہہ نہیں بتایا سر کی چوٹی سے لیکر آنکھوں تک یا پاؤنکی تلوے سے لیکر اُن تک) ٹیکسوں سے دبی ہوئی ہے - اور اس بوجھ کا بڑھانا بقول سول نادانی اور بقول پاؤنسر ناراضامندی پھیلانا کا موجب ہوگا" مگر ہمکو اسکی حامی میں بھی تامل ہے جسکی وجوہات تحریر کرنے سے پہلے اِن خیر خواہوں سے یہہ دریافت کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ - کیا کبھی اربابِ پالیسی نے خرچ کی حکمت کی اور اُنکے موقعہ پر چند کروڑ روپیہ کی کفائت سے پہلے کئی سو کروڑ خرچ شدہ روپیہ پر پانی پھیر دیا جائے - اسکی مثال بعینہ ایک ایسی عمارت کی سی ہے جو نصف کثیر بنا کیگئی ہو - اور اُسکی تمام دیواریں اور چھتن وغیرہ تیار ہوگئی ہوں اور فقط چھتونپر لپائی اور دیوار پر پلاسٹر کرنا باقی رہگیا ہو - اور برسات کا موسم بھی قریب پہنچگیا ہو - اور اُسوقت چند ہزار اندیش کفائت شعار یہہ کہدیں کہ اس خرچیلی عمارت گنجائش نہیں - لپائی پلاسٹر کسی دوسرے وقت پر ملتوی کردیجائے - مگر کفائت شعاری انکو یہہ چیز کی مہلت نہ دیتی ہو کہ یہی تھوڑی سی کسر مکمل عمارت کو مہندم کرنیکا باعث ہوسکتی ہی نہیں - بلکہ اغلباً ہوگی +

گورنمنٹ خواہ غریب ہو یا امیر تاج برطانیہ جیسکو بیشمار جواہرات میں سے ہندوستان صرف ایک (گو وہ سب سے چمکدار ہی) واحد ہیرا ہے کل دنیا میں تمول اور مشہور ہے کلو خود انگریزونکو بھی اسکا دعوی ہے - پھر اگر قحط اور وبا - اور مہموں پر سترہ برسوں میں (۲۶-۲۷ کروڑ روپیہ خرچ کرکے گورنمنٹ ہند اور ہندوستان دو لیہاد نادار ہوگیا ہے - تو شرمت برطانیہ کس مرض کی دوا ہے - گورنمنٹ ہند کی عزت گورنمنٹ انگلشیہ کی عزت ہے - اِس عزت و اقتدار کو قائم رکھنے کیلئے اُس معمول و روش سے مدد لیجائے - لیکن جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں - ہندوستان کی کل رعایا گو وہ کل دنیا کی آبادیوں سے مفلس ترین مانی گئی ہے اور یہانکی باشندونکی اوسط سالانہ آمدنی فی کس ۲ روپیہ شمار کیگئی ہے ٹیکسوں سے آنکھوں تک نہیں دبی ہوئی - ہندوستان میں سب سے زیادہ ٹیکس دینے والی زراعت پیشہ لوگ ہیں جنکو اپنی خالص پیداوار کا پچاس فیصدی بطور سرکاری معاملہ ادا کرنیکے علاوہ معاملہ کا پچیس فیصدی یعنی پیداوار کا ۱/۴ حصہ لازمی طور پر بطور جوب وابواب یہی معاملہ کے ساتھ دینا پڑتا ہے - لیکن اپنی خالص پیداوار کا ۵/۸ حصہ سرکار کی نذر کردینے کے بعد بھی اگر وہ صیغہ مال پولیس و محکمہ جوڈیشل و نہر اعمال کے دست برد سے مصئون رہیں تو انکی حالت اکثر دوسرے ممالک کے کاشتکار دنیا سے بدرجہا بہتر پائی جاتی ہے رعیت کا کوئی حصہ اگر خوشحال کی زیادتی کو محسوس کرتا ہے تو وہ خشک علاقونکے زمیندار ہیں جنکی زراعت کا دارومدار زیادہ تر بارانِ رحمت پر ہے ان لوگونپر مشکل ایک جبہ بھی بڑھانا سخت ظلم اور اُنکو خواہ مخواہ ناراض اور برافروختہ کرنا ہے - مگر بر خلاف اسکے نہر دوآبوں کے اُن حصص کے زمیندار جہاں چاہات کا پانی بہت نزدیک ہے ایسے آسودہ حال ہیں کہ ایکیوایکڑ پر کاشتکاری کرنیوالے ہزار روپیہ ہوا رشاہر پانیوالے اکثر سے زیادہ مفسر الحال ہے - اگر انکی مرفہ الحالی سے حفاظت ملک اور قیام سلطنت کیلئے انکو یہہ حشمت و دولت میسر ہوئی ہے فائدہ نہ اٹھایا جائے تو کس مصرف کیلئے انکو موٹا تازہ کیا جارہا ہے - اُن لوگونکی [illegible] اخراجات غیر معمولی کا حصہ بٹانے سے کوئی دریغ نہیں ہوگا - لیکن کوتاہ اندیشی سے اگر وہ ایسا کریں بھی تو ملک اور سرکار کی کل رعایا گو وہ کل دنیا کی آبادیوں سے مفلس ترین مانی گئی ہے اور یہانکی باشندونکی اوسط سالانہ آمدنی فی کس ۲ روپیہ شمار کیگئی ہے ٹیکسوں سے آنکھوں تک نہیں دبی ہوئی - ہندوستان میں سب سے زیادہ ٹیکس دینے والی زراعت پیشہ لوگ ہیں جنکو اپنی خالص پیداوار کا پچاس فیصدی بطور سرکاری معاملہ ادا کرنیکے علاوہ معاملہ کا پچیس فیصدی یعنی پیداوار کا ۱/۴ حصہ لازمی طور پر بطور جوب وابواب یہی معاملہ کے ساتھ دینا پڑتا ہے - لیکن اپنی خالص پیداوار کا ۵/۸ حصہ سرکار کی نذر کردینے کے بعد بھی اگر وہ صیغہ مال پولیس و محکمہ جوڈیشل و نہر اعمال کے دست برد سے مصئون رہیں تو انکی حالت اکثر دوسرے ممالک کے کاشتکار دنیا سے بدرجہا بہتر پائی جاتی ہے رعیت کا کوئی حصہ اگر خوشحال کی زیادتی کو محسوس کرتا ہے تو وہ خشک علاقونکے زمیندار ہیں جنکی زراعت کا دارومدار زیادہ تر بارانِ رحمت پر ہے ان لوگونپر مشکل ایک جبہ بھی بڑھانا سخت ظلم اور اُنکو خواہ مخواہ ناراض اور برافروختہ کرنا ہے - مگر بر خلاف اسکے نہر دوآبوں کے اُن حصص کے زمیندار جہاں چاہات کا پانی بہت نزدیک ہے ایسے آسودہ حال ہیں کہ ایکیوایکڑ پر کاشتکاری کرنیس

پرنس لوبناف متوفی وزیر خارجیہ روس کی وصیت کے روایت کے متعلق گو قسطنطنیہ کا ایک اخبار اب تحریر کرتا ہے کہ وہ بالکل بے بنیاد ہے - مگر پھر بھی روسیون کی شب و روز کی سرگرمی اُن کے مدعا کو صاف صاف بتا رہی ہے - وسط ایشیا کی روسی ریلوے کی اُس شاخ کی نسبت جو مرو سے کوشک تک تیار کیجا رہی تھی ۱ - نومبر کے پرچہ مین لکھا جا چکا ہے کہ وہ ابتک غالباً تیار ہو چکی ہوگی - روسی پہلے تاشقند کو جو ترکستان کے عین وسط مین ہے اصدر مقام بنا کر ہندوستان پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے - چنانچہ جنگ روم و روس کے بعد ۱۸۷۸ء مین جب روسی گورنر ترکستان جنرل کافمین نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا - تو اوسنے ہندوستان پر حملہ کرنیکے لئے تین دستے تیار کئے - جنمین سے ایک براہ سمرقند و چارجوی مرو کو روانہ کیا گیا کہ براہ ہرات حملہ آور ہو دوسرا تاشقند سے جام کو بھیجا گیا کہ براہ کابل پیشقدمی کرے اور تیسرا کوہ القطائی کی چوٹیون پر سے کشمیر کے راستہ ہندوستان مین داخل ہو - مگر بیتصفیہ مصالحت روم و روس کے لئے برلن مین کانگرس قایم ہوئی تو ایشیائی جھگڑے بھی طے ہو گئے - اور جنرل مذکور نے فوج واپس منگوالی تاہم اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ جب باوجود مشکلات عدیدہ اور ادھوری تیاریون کے روسی جرنیل نے ۱۸۷۸ء مین حملہ ہند کو بڑی بات نہ سمجھا تھا تو اب وہ کیا کیا خیالی پلاؤ نہ پکا رہے ہونگے - ریلوے لائن متذکرہ بالا کی بنیاد ۱۸۸۸ء مین رکھی گئی جب کہ جنرل سکوبیلاف نے تقی ترکمانون پر حملہ کر کے اونکو فتح کیا تھا - یہ لائن بحیرہ کاسپین کے مشرقی ساحل کے نوتعمیر بندرگاہ میکایلوسک سے شروع ہو کر قزل اروات - پھر عشق آباد - بعد ازان مرو - چارجوئی اور ۱۸۸۸ء مین سمرقند تک تیار کر لیگئی - اور کچھ عرصہ کے لئے اسکا تاشقند تک (جس کو ہمارا فاضل ہمعصر ٹربیون ایشیائی روم مین بتاتا ہے) بڑھانا ملتوی کیا گیا - کیونکہ ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے مرو ہرات کا راستہ سب سے بہتر سمجھا گیا - مگر بعد مین تجارت کی توسیع اور نیز براہ کوہستان تاشقند سے بھی جب حملہ آوری کی ضرورت محسوس کی گئی تو بتدریج اوسکی طرف لائن کا بڑھانا شروع کر دیا گیا - چنانچہ وہ اپریل گذشتہ مین جزاک تک جسے ہمعصر سول نے غلطی سے اترانج لکھا ہے اور جو سمرقند و تاشقند کے درمیان واقع ہے جولائی مین خواست تک اور اکتوبر مین مقام چینداز تک جو دریائے سیحون پر تاشقند سے چالیس میل بجانب جنوب واقع ہے بڑھا دی گئی اس مقام سے علاقہ چترال کی شمالی حد صرف ساڑھے تین سو میل ہے ۱۰ اور اگر روسیون کی مستعدی کا یہی حال رہا تو وہ براہ خوجند و خوقند حد مذکور تک ایک برس مین لائن مکمل کر لینگے اور ادھر دوسری طرف سیحون پر پل بنا کر اپنے پرانے بیس آف آپیریشن (صدر مقام) یعنی تاشقند تک آیندہ موسم بہار تک لائن مذکور کو جاری کر دینگے - خوجند - چینازسے بجانب جنوب پچیس تیس میل کے فاصلہ پر ہے - اور خوجند سے کابل بخط مستقیم عین جنوب مین تین سو سوا تین سو میل اور افغانی علاقہ دو پونے دو سو میل ہے - اور ممکن ہے کہ چترال کی شمالی درہ درکوٹ کی طرف ریل بنانیکے ساتھ ہی روسی خوجند سے کبادیان یا زرافشان تک بھی جو افغانستان کی سرحد پر واقعہ ہین عین جنوب کیطرف ریل بنانا شروع کر دین - دشمن کی ان تیاریون کے مدنظر رکھنے سے ابنائے وطن کو معلوم ہو جائیگا - کہ جب روس جیسا مفلس ملک اپنے مدعا کے حصول کی پانی کیطرح روپیہ بہا رہا ہے تو اُسکی مدافعت کے لئے قلت روپیہ کا عذر لنگ پیش کر کے تیار رہنے سے قاصر رہنا کس قدر خطرناک ہے - اور ہماری گورنمنٹ اور نیز ملک کو ایسی بیہودہ کفایت شعاری سے محترز رہنا کیسا ضروری ہے -

سرحدی پالیسی کی بحث کے بعد ہفتہ گذشتہ کے سرحدی واقعات مختصر طور پر ذیل مین درج کئے جاتے ہین -

۴ - نومبر کو کمپ میدان سے ایک جماعت شمال مغربی دیہات سے چارہ لانیکو لئے بھیجی گئی - دشمن بعد مقابلہ ہٹا دیا گیا - ہمارا ایک سفیدار سخت زخمی ہوا - دو خچرین ہلاک اور چھ گم ہو گئین - میدان تک اونٹون کے گذرنے کے لئے سڑک مکمل ہو گئی ہے - ہنگو مین موہنہ کہر کی بیماری مویشی مین پیدا ہو گئی ہے - اسی تاریخ پانسو اونٹ درہ سمپاگا سے گندمے - فی اونٹ تین من بوجھ بار تھا - غنیم کے دیہات سے کئی اور مویشی بافراط دستیاب ہو رہے ہین - ۲ - نومبر کی رات کو آفریدیون نے درہ ارہنگا مین ایک قافلہ پر حملہ کیا - تین دیسی سپاہی اور ایک گورہ سپاہی قتل - پانچ زخمی ہوئے - دشمن کا نقصان زیادہ ہوا ہوگا - صبح کو اسکی سزا مین اردگرد کے دیہات جلائے گئے - آفریدیون نے باقاعدہ مزاحمت چھوڑ کر باغیان کیوبا کی طرح گھات اور کمین مین بیٹھکر نقصان پہونچانیکا طریقہ اختیار کر لیا ہے - یہ روش حملہ آور فوج کے لئے جو ملک سے ناواقف ہوتی ہے جس قدر مضر اور خطرناک ہے وہ اس سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ ساڑھے تین لاکھ اسپانوی فوج جزیرہ کیوبا کے دو لاکھ باغیون کو دو برس کے عرصہ مین مغلوب نہین کر سکی -

علاقہ سد امین موسی زئی وغیرہ قبایل کے تین ہزار آدمیون کا لشکر جمع ہے اور قراق چکالی کی حالت جو سرکار انگریزی کا ہوا خواہ اور کئی لاکھ کا رتوس رکھتا ہے سخت مخدوش ہو رہی ہے - پشاور کے دستہ کو مقابلہ کے لئے دادی بارا مین آکاخیل و ذکاخیل و سپاہ قبایل کے دو ہزار آدمیون کا لشکر بمقام بردان جو سڑک بارا پر دوسرا پڑاؤ ہے جمع ہے -

درہ ارہنگا مین یکم نومبر کی رات کو آفریدیون نے قافلہ پر جو حملہ کیا تھا اور ساڑھے چار سو گورہ فوج نے اُنکو کمال مردانگی سے پسپا کر دیا تھا - اوس کی تفصیلی حالات بعد مین معلوم ہونے پر واضح ہوا ہے کہ آفریدی ۱۷ ٹٹو بمعہ سامان پچاس ہزار کارتوس جنمین دم دم گولی بھری ہوئی تھی اور کچھ خزانہ بھی لوٹ لے گئے تھے -

پشاور دستہ کے جرنیل ہمنڈ صاحب نے بارہ پونڈ گولہ والی توپون کی فیل باتری ہمراہ لیجانے سے انکار کر دیا ہے - سول کا بیان ہو کہ توپ کو ہاتھی سے اُتارنے - ایک دفعہ چلانے اور پھر لادنے مین ایک گھنٹہ صرف ہوتا ہے - اسصورت مین فیل باتری کو ساتھ لیجانا گویا اوسے آفریدیونکی نذر کرنا ہوتا - علاوہ بریں ہاتھیون کی موجودگی دوسرے جانورون کے لئے نقصان سے خالی نہین - اور اگر ہاتھی ڈر کر بھاگ اُٹھے تو اپنی ہی فوج مین ہر بونگ مچا دینے کا باعث ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ سر ولیم لوکہارٹ نے گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ جنرل ہمنڈ کو پیشقدمی کی اجازت دیجائے تاکہ وہ وادی بارا مین داخل ہو کر آفریدیون کو اُدھر سے گھیر لین اور اُنکو افغانی علاقہ مین نہ بھاگنے دین - مگر گورنمنٹ نے اسے منظور نہ کیا - اسپر اینگلو انڈین اخبار سخت خفا ہو رہے ہین - وادی ٹوچی مین سدا خان کے آجانیکی وجہ سے تقریباً سو کنبے اور بھی آگئے ہین - گو بیماری و بیکاری نے ہماری فوج کو وہان بہت نقصان پہونچایا ہے - مگر تحمل و انتظار سے آخر کامیابی ہوئی اور سرکشون کو مجبوراً اطاعت اختیار کرنی پڑی - اگر وہ ایسا نہ کرتے تو کاشتکا وقت گذر جاتا اور افغانی علاقہ مین کاشت کے لئے زمین نہ ملنے سے انکو اگلے برس فاقہ کشی کرنی پڑتی -

خوانین جہاڑو کہاڑو وغیرہ کو حسن خدمات کے صلہ مین میجر ڈین پولیٹیکل افسر کی سفارش پر بحیثیت انعام و اکرام یکایگا گھوڑے دیئے گئے ہین -

کوہاٹ مین بھی باربرداری کی مویشی مین متعدی مرض پیدا ہو گئی ہے - خاصکر اونٹون مین - ٹھل تراہ مین پہلی ہی پندرہ دن مین چالیس فیصدی انگریز افسر قتل یا زخمی ہوئے - دوسری مہم مین بھی یہی کیفیت رہی اسلئے تجویز ہے کہ کوہاٹی ترکی ورسالہ کے افسر دن کیطرح دیسی فوج پیدل کے یورپین افسر بھی دیسی لباس اختیار کر لین +

آفریدی کمپ میدان پر ہر رات گولیان چلاتے رہتے ہین - ۶ - نومبر کی رات کو لفٹنٹ گفرڈ قتل اور ۳۶ سکھ رجمنٹ کے کپتان سلیون سخت زخمی ہوئے - اس تاریخ دن کے وقت غنیم نے چارہ فراہم کنندہ جماعت پر سخت اتشباری کی - ایک سکھ جمعدار اور ایک سکھ سپاہی اور کئی دربانی ہلاک ہوئے اور ۷ سخت زخمی ہوئے اور ۷ خچرین ہلاک یا گم ہوئین - دشمن کے ۸ ہلاک ہوئے - ۵ - نومبر کو کمپ تک تار جاری ہو گئی - مگر غنیم رات کے وقت ایک میل کی تارین کاٹ لے گئے -

عام آرزو تو یہ تھی اور ہے کہ لڑائی کا جلد خاتمہ ہو کر فوجین واپس آجائین - مگر آثار ایسے پائے جاتے ہین کہ فوج کو نہ فقط موسم زمستان تراہ مین بسر کرنا پڑے گا بلکہ اِس خونی موسم مین غنیم کے ساتھ لڑائی بھی جاری رہے گی -

(غلام مولا)

اخبار

اس سے ہماری فوجکو بیحد تکلیف ہوگی اور نقصان بھی بہت اُٹھانا پڑیگا۔ مگر ممکن ہے کہ اس سے یہ فائدہ نکل آئے کہ گورنمنٹ تراہ پر مدامی قبضہ کا فیصلہ کردے اور اس طرح گل و دسرکا کچھہ مفید نتیجہ مرتب ہوجائے۔ ورنہ اسقدر جانیں ضائع کرنے کے بعد خالی ہاتھہ یا چند رائفلیں لیکر واپس آجانا کوہ کندن وکاہ برآوردن والا معاملہ ہوگا سردست درہ دارہگامیں نصف کمپنی کے لئے جو پٹریاں بسرعت تیار ہورہی ہیں اور فوجکو سردی سے بچانے کیلئے جو بشدت پڑنی شروع ہوگئی ہے دیہات کے گھروں کا معائنہ کیا جارہا ہے جن میں کمبلوں کی بہرار ہے +

۸ نومبر کو جنرل کمپٹر تیسرا بریگیڈ اور ایک کوہی باتری لیکر کمپ میدان سے غرب کی طرف گئے۔ اور ایکسو اسی من غلہ لوٹکر واپس آئے۔ واپسی کے وقت حسب معمول دشمن بھی پیچھے سے آچمٹا۔ دو گورہ سپاہی قتل اور ۸ زخمی ہوئے۔ انکے علاوہ دو دیسی زخمی اور دو خچریں ہلاک ہوئیں۔ دشمن ۲۰ مرے +

۹ کی رات کو دشمن کی گولیوں سے ایک سپاہی سخت زخمی ہوا +

عام افواہ ہے کہ مالاکھنڈ کی معرکۃ الآرا مشہور سوانی دیوانہ ملا یا فقیر خبر پہنچگیا ہے +

کورم کے دستہ نے ۹ نومبر کو درہ خرمانہ کے راستے سے اسی موسیٰ زئیوں کے علاقہ کی چھ میل تک گشت کی۔ دشمن سنگر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مگر واپسی کیوقت فوج پر حملہ کیا۔ ایک سپاہی قتل اور چھ زخمی ہوئے۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا +

نوجوان راجہ چندر نے بھی جو پنشن یاب ڈپٹی کمشنر مسٹر بیڈن شاہ تعلیم و تربیت پا رہے ہیں مہم تراہ میں شامل ہونیکی درخواست کی تھی مگر گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ انکی تربیت میں ہرج ہوگا۔ شکریہ کیساتھہ درخواست کو نامنظور کردیا۔ راجہ صاحب کو عنقریب اختیارات ملنے والے ہیں +

سارگڑھی کے مقتول سکھوں کی یادگار قائم کرنیکے لئے جو چندہ کیا گیا تھا اسکی فہرست کھولی ہوئی ہے جسمیں چار سو روپیہ جمع ہوچکا ہے +

۸ نومبر کو چار جمع کنندہ جماعتوں نے کئی دن کا خیل کا برج مسمار کیا۔ اور دو انفر غلہ فراہم کیا۔ ہمارے دو قتل چار زخمی اور دشمن کو آٹھہ قتل ہوئے۔ اسی تاریخ رات کیوقت دشمن کی گولیوں سے کمپ میں کپتان واٹسن ہلاک ہوئے +

۹ نومبر کو جو دستہ اسے مقابلہ کیلئے گیا تھا اسمیں سوار اور نو سو پیدل تھے جب فوج واپس ہٹی تو دو ہزار دشمن پیچھے سے چمٹ گئے۔ جنکو نقصان کثیر کیساتھہ ہٹا دیا گیا۔ ایک پہاڑی پر کپور تھلہ فوج کی جو ۳۵ سکھہ سپاہی ایک جمعدار کی ماتحت بطور رکبٹ متعین تھی۔ انکو پہاڑی چھوڑکر فوجکو بمقام جلی کوٹ آملنے کا حکم دیا گیا۔ وہ جب جلی کوٹ جانے کیلئے نیچے اُتری تو گھاٹی میں دشمن کے قابو میں آگئی۔ سامنے کے جنگل میں آگ لگی ہوئی تھی جس سے گذرنا دشوار تھا اور پیچھے سے دشمنوں نے پتھروں کی بوچھاڑ شروع کردی اور آخر کل دستہ مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا اسار کا ساتھ کام آگیا +

۹ نومبر کو جنرل لوکہارٹ اور جنرل وسٹ ماکوٹ چار رجمنٹیں اور دو باتریاں لیکر کمپ میدان کے شمال مشرق کی طرف درہ ان کے معائنہ کیلئے گئے جس کی وادی بارا کوتراہ سے ملتا ہے گئے درہ سنگھرونے خوب محفوظ تھا اور چند قادر انداز آفریدی جنمیں سے بعض کے پاس لی اسٹورڈ رائفلیں تھیں اسکی محافظ تھے۔ توپوں کی آتشباری کے بعد گورہ پلٹن نے ہلہ کرکے سنگھر لے لئے اور دشمن بھاگ گئے۔ درہ سے سو میل پر ایک اور سلسلہ پہاڑیوں کا تھا جسکی وجہ سے سرن کی چوٹی سے پرلا علاقہ دکھائی نہ دیسکا۔ جنرل لوکہارٹ عصر کیوقت کمپ میں واپس آگئے مگر دو گورہ رجمنٹوں کو راستہ میں دیر ہوگئی کمپ سے تھوڑی سی فاصلہ پر ۲ آفریدی کمینگاہ میں چھپے ہوئے تھے جب گورہ رجمنٹیں انکے مقابل پہنچیں تو انہوں نے پے در پے بارہیں مار کر بہت نقصان پہنچایا تاہم یہ آفریدی بھی آگئے۔ اور دست بدست لڑائی شروع ہوگئی ۳۶ ویں سکھہ پلٹن جو پہلے گذر چکی تھی واپس لوٹی اور اس طرح سرکاری فوج نے غنیم کو پسپا کردیا۔ ہمارا نقصان حسب ذیل ہوا:۔ نارتھمپٹن گورہ رجمنٹ۔ دو لفٹنٹ اور ۴ سپاہی قتل ایک لفٹنٹ اور ۲۹ سپاہی زخمی۔ ڈارسٹگ رہ رجمنٹ۔ دو سپاہی قتل۔ دو لفٹنٹ اور ۴ سپاہی زخمی ۱۵ ویں سکھہ پلٹن ایک سپاہی قتل۔ ایک دیسی افسر زخمی ۲۶ پلٹن دو سپاہی زخمی +

افسوس باوجود ڈائیر کے اصرار کے گورنمنٹ ہند نے پشاور سے لنڈی کوتل تک ریلوے بنانے اور اسغرض کیلئے لائن کی پیمائش کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ البتہ نوشہرہ سے درگا تک جو ملاکھنڈ کے قریب ہے پیمائش کا کام بسرعت جاری ہے مہم سوات و ہند کا افسر اعلیٰ جنرل بلڈ عنقریب اتمان خیلوں کی سرکوبی کیلئے دو کالم فوج روانہ کرنیوالی ہیں یہ مہم نومبر یا دسمبر تک شرائط پیشکردہ کے قبول کرنیکی مہلت دیگئی ہے۔ یہاں گل کو اپنی کوششوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ رائفل بریگیڈ اونی ٹوپی سے راولپنڈی پہنچا ہے صرف پچھلے چند دنوں میں اس رجمنٹ کے ۳۰ سپاہی بیماری سے ضائع ہوئے اور ایکسو کے قریب اور بیمار ہیں۔ ہند اور ٹوپی کی افواج کے مریض اس کثرت سے آرہے ہیں کہ راولپنڈی کا فوجی ہسپتال انکے لئے کافی نہیں

لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند نے بمقام ایکسٹر تقریر کرتے ہوئے چترال کے متعلق گورنمنٹ ہند پر بعہدی کے الزام کی تردید کرکے لارڈ الگن کی بڑی زور سے تائید کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ بتدریج پیشقدمی معمولی شاہنشاہی حکمت عملی کا جزو ہے جس حکمت عملی کا اختیار کرنا تمام سلطنتوں نے ضروری سمجھا ہے۔ ہمارے تعلقات روس کیساتھہ اسوقت نہایت ہی دوستانہ ہیں ان علاقوں پر جنمیں اب فساد برپا ہوا ہے فی الفور قابض ہوجانیکو پسند نہیں کرتا۔ انکو بالکل خالی کرکے واپس چلے آنے کو سردست ہماری پالیسی یہ ہونی چاہیئے کہ اپنی کل طاقت اور توجہ ان راستوں اور مقاموں پر منعطف رکھیں جو اغراض سلطنت کے لئے ضروری ہوں۔ باسوار ازیں تعلیم و سرسری طور پر اطاعت قبائلیہ منظور کرانے پر قناعت کرکے انکے اندرونی معاملات میں حتی الامکان بہت کم دخل دیں قبائل کیساتھہ قابل اطمینان تعلقات قائم کرنا سب سے مقدم ہے

ٹائمز سرحدی مسئلہ پر لکھتا ہے کہ ہم افغانستان کی ان بڑی باتوں کا اقتدار کبھی مخدوش حالت میں گوارا نہیں کرسکتے جنہیں ہمکو روس کیطرف سے اظہار عداوت ہونے پر دریائے کابل کے کنارہ کنارہ ریلوے کی توسیع کی ضرورت لاحق ہونیکا احتمال ہے اور اسی امر کا لارڈ جارج ہملٹن کو خیال ہے +

۱۱ نومبر کو جنرل گاسیلی نے درہ سرن کیطرف پھر گشت کرکے چالیس دیہات کے برجوں کو مسمار کیا۔ دشمن کے ۱۲ قتل اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ ہماری طرف ایک لفٹنٹ زخمی ایک گورہ قتل اور ایک دیسی سپاہی زخمی ہوا۔ ۱۰ نومبر کو چار جمع کنندہ جماعتوں نے کئی دن کا خیل کا برج مسمار کیا۔ اور دو انفر غلہ فراہم کیا۔ ہمارے دو قتل چار زخمی اور دشمن کو آٹھہ قتل ہوئے۔ اسی تاریخ رات کیوقت دشمن کی گولیوں سے کمپ میں کپتان واٹسن ہلاک ہوئے +

۱۰ نومبر کو جو دستہ اسے مقابلہ کیلئے گیا تھا اسمیں سوار اور نو سو پیدل تھے جب فوج واپس ہٹی تو دو ہزار دشمن پیچھے سے چمٹ گئے۔ جنکو نقصان کثیر کیساتھہ ہٹا دیا گیا۔ ایک پہاڑی پر کپور تھلہ فوج کی جو ۳۵ سکھہ سپاہی ایک جمعدار کی ماتحت بطور رکبٹ متعین تھی۔ انکو پہاڑی چھوڑکر فوجکو بمقام جلی کوٹ آملنے کا حکم دیا گیا۔ وہ جب جلی کوٹ جانے کیلئے نیچے اُتری تو گھاٹی میں دشمن کے قابو میں آگئی۔ سامنے کے جنگل میں آگ لگی ہوئی تھی جس سے گذرنا دشوار تھا اور پیچھے سے دشمنوں نے پتھروں کی بوچھاڑ شروع کردی اور آخر کل دستہ مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا اسار کا ساتھی ہوگیا +

۹ نومبر کو جنرل لوکہارٹ اور جنرل وسٹ ماکوٹ چار رجمنٹیں اور دو باتریاں لیکر کمپ میدان کے شمال مشرق کی طرف درہ ان کے معائنہ کیلئے گئے جس کی وادی بارا کوتراہ سے ملتا ہے گئے درہ سنگھرونے خوب محفوظ تھا اور چند قادر انداز آفریدی جنمیں سے بعض کے پاس لی اسٹورڈ رائفلیں تھیں اسکی محافظ تھے۔ توپوں کی آتشباری کے بعد گورہ پلٹن نے ہلہ کرکے سنگھر لے لئے اور دشمن بھاگ گئے۔ درہ سے سو میل پر ایک اور سلسلہ پہاڑیوں کا تھا جسکی وجہ سے سرن کی چوٹی سے پرلا علاقہ دکھائی نہ دیسکا۔ جنرل لوکہارٹ عصر کیوقت کمپ میں واپس آگئے مگر دو گورہ رجمنٹوں کو راستہ میں دیر ہوگئی کمپ سے تھوڑی سی فاصلہ پر ۲ آفریدی کمینگاہ میں چھپے ہوئے تھے جب گورہ رجمنٹیں انکے مقابل پہنچیں تو انہوں نے پے در پے بارہیں مار کر بہت نقصان پہنچایا تاہم یہ آفریدی بھی آگئے۔ اور دست بدست لڑائی شروع ہوگئی ۳۶ ویں سکھہ پلٹن جو پہلے گذر چکی تھی واپس لوٹی اور اس طرح سرکاری فوج نے غنیم کو پسپا کردیا۔ ہمارا نقصان حسب ذیل ہوا:۔ نارتھمپٹن گورہ رجمنٹ۔ دو لفٹنٹ اور ۴ سپاہی قتل ایک لفٹنٹ اور ۲۹ سپاہی زخمی۔ ڈارسٹگ رہ رجمنٹ۔ دو سپاہی قتل۔ دو لفٹنٹ اور ۴ سپاہی زخمی ۱۵ ویں سکھہ پلٹن ایک سپاہی قتل۔ ایک دیسی افسر زخمی ۲۶ پلٹن دو سپاہی زخمی +

افسوس باوجود ڈائیر کے اصرار کے گورنمنٹ ہند نے پشاور سے لنڈی کوتل تک ریلوے بنانے اور اسغرض کیلئے لائن کی پیمائش کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ البتہ نوشہرہ سے درگا تک جو ملاکھنڈ کے قریب ہے پیمائش کا کام بسرعت جاری ہے مہم سوات

جلالت مآب قیصرہ ہند نے نواب وائسرائے کو پیغام تار برقی بھیجکر مہم تراہ کے نقصانات پر دلی رنج واندوہ کا اظہار کرکے دیسی اور انگریزی فوج کی شجاعت کی تعریف کی ہے جناب ممدوحہ الشان نے کپور تھلہ فوج کی بکٹ کے نقصان کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اس تار کے وصول ہونے پر نواب گورنر جنرل نے نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے مندرجہ ذیل تار روانہ کیا قیصرہ ہند نے تار دیا ہے کہ حضور ممدوحہ کو کپور تھلہ بکٹ کے نقصان سے سخت افسوس ہوا ہے میری خیال میں مہاراجہ صاحب سیاحت یورپ سے ابھی ہندوستان واپس نہیں آئے۔ تاہم ملکہ معظمہ کا پیغام متذکرہ بالا حتی الامکان بہت جلد پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی اس نقصان پر ہمدردی کا اظہار کردیجئے" ۱۱ نومبر کو مختلف بریگیڈ مختلف اطراف کو گئے جنہوں نے دشمن کی سو سے زیادہ دیہات کو برج مسمار کئے ہماری فوج کا صرف تین زخمی ہوئے مہاراجہ کوچ بہار کیمپ میدان سے ۱۱ نومبر کو کلکتہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ علاقہ کورم میں دشمن کی تعداد بدستور تین ہزار ہے۔ نومبر کے معائنہ کے بعد انکی محافظ ہر وقت درہ نیر موجود رہتے ہیں جنکا کہنا ہے کہ انکی عورتیں لاتی ہیں

افسوس ۹ نومبر کو سٹرای نکل صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر بعارضہ سوزش جگر فوت ہوگئے۔ مرحوم کا جنازہ دوسرے دن کمال احتشام سے اٹھایا گیا ہزارہا مخلوق قبرستان تک ہمراہ گئی مرحوم کی رحلت سے نہ صرف انکے اعزا و اقربا و خاندان کو بلکہ سینکڑوں بندگان خدا کو جنہیں انکی ذات سے فیض پہنچتا تھا سخت نقصان پہنچا ہے سنا جاتا ہے کہ میونسپلٹی انکی خدمات کی عوض جو شہر امرتسر کبھی فراموش نہیں ہوسکتیں۔ ایک معقول رقم انکے پسماندگان کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے +

دوسرا۔ نہایت ہی قابل افسوس اور جانگداز واقعہ مسٹر عنایت اللہ صاحب سٹرا راولپنڈی کی وفات ناگہانی ہے۔ مرحوم عین عالم شباب میں بتاریخ ۵ نومبر جمعہ کی شام کو کچھہ عرصہ کی بیماری کے بعد۔ ایک یورپین بیوی ضعیف ماں اور چار خورد سال لڑکے لڑکیاں چھوڑکر اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔ راولپنڈی کی تمام عدالتیں دو سرے دن بند ہیں۔ اس سے جو قوت و منزلت مغفور کی حکام کی نگاہ میں تھی وہ بخوبی ظاہر ہورہی ہے مرحوم کل ۳۴ برس کا تھا اور دس برس سے بیرسٹری کرتے تھے۔ راولپنڈی بار نے جسکے وہ پریسیڈنٹ تھے اور زیر لاہور کی ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن نے انہار رنج و افسوس کی ریزولیوشن مرحوم کی بیوہ اور باپ کو ارسال کی۔ خدا بخشے مسٹر مرحوم کو مغفرت اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سنا جاتا ہے کہ راولپنڈی بار نے مرحوم کی یادگار قائم کرنیکا ارادہ کیا ہے راولپنڈی انجمن اسلامیہ کے سبھی پریذیڈنٹ تھے انکی بیوقت موت سے جو صدمہ پہنچا ہے اسکی شاید بخوبی تلافی ہوسکے گی +

منقولات

اسامی

(از علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

پروفیسر ناجی آفندی نے ۱۳۰۸ھ ہجری میں اس نام کی ایک کتاب شائع کی جس میں ۰۰، کے قریب مسلمان مرد اور عورتوں کے نام معہ مختصر مختصر سوانحات عمری کے بہ ترتیب حروف تہجی لکھے ہیں۔ اور پروفیسر موصوف نے اس کتاب کو مسلمان بچوں کے نام پر معنون کیا ہے۔ کیونکہ مصنف نے لڑکوں کے واسطے ایسے مسلمانوں کے مختصر حالات قلمبند کئے ہیں جو کسی نہ کسی وجہ سے مشہور ہوئے۔ میرے خیال میں اگر ان سب کا ترجمہ اردو میں شائع ہو جائے تو نہ صرف لڑکوں کے واسطے بلکہ ان سب کے واسطے بھی مفید ہوگا جو بہت اختصار سے مشاہیر اسلام کی حالتوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں ✤

یہہ کتاب ۷ × ۶ تقطیع پر ۴۳۱ صفحہ کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہمت بندھائے رکھے تو اس کتاب کا ترجمہ علی گڈھ گزٹ کے واسطے کردوں۔ امید ہے کہ اس سے مسلمانان ہند کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس میں جس قدر سنین مذکور ہیں۔ وہ سب ہجری سن ہیں۔ اور خیال رکھنا چاہئے کہ ابتدا میں ہر ایک وہ نام لیا گیا ہے جس کسی کی شہرت ہوئی ہے۔ اور اسکو شروع میں بریکٹ کے اندر لکھا گیا ہے۔ لیکن باقی ماندہ پورا نام یا لقب و کنیت جو کچھ ہے وہ بریکٹ سے باہر لکھدی گئی ہے اور اسکے بعد ایک لکیر کھینچ دی گئی ہے مثلاً ابن سینا بریکٹ میں لکھا ہے اور انکا نام و لقب و کنیت یعنی۔ شیخ رئیس۔ ابوعلی حسین بن عبداللہ بریکٹ کے باہر لکھدیا ہے اور اسکے بعد ایک خط بنادیا گیا ہے۔ اور پھر ان کے حالات ✤

(حاجی اسمٰعیل)

(آذر) عجم کے بلیغ شاعروں میں سے ہے۔ کمال اصفہانی کے دست کی ردیف والے قصیدہ پر جو اسکا قصیدہ ہے اسکا یہہ مشہور شعر ہے:-

سودے نہ در میانہ دریا غریق را — زیں کاہلہی دراز کند از کنار دست

اسکی مثنویوں میں سے (یوسف و زلیخا) ایک عمدہ مثنوی ہے جس کا ایک شعر میں قرآن پاک سے یہہ اقتباس کیا ہے

جزیں از ہر سخن بندیم لب بہ — کہ (لولا ان رأی برھان ربہ)

کمال اصفہانی نے جس نے (۶۳۵ھ) میں وفات پائی ایک اپنے خط میں آذر کی تعریف میں یہہ شعر لکھا ہے:-

چراغ دل روشن اہل معنی — فروغ شبستان اہل دل آذر

(آذری طوسی) شیخ حمزہ۔ مشہور عجمی شاعر ہے۔ سید نعمت اللہ کے مریدان خاص میں سے تھا۔ اپنے بہت کچھ سیاحت کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرلی تھی۔ (۸۶۶ھ) میں اپنے مقام پیدائشی (اسفرائن) میں بیاسی برس کی عمر میں انتقال کیا اپنی ایک غزل میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

زہول روز شمار آذری چہ مے پرسی — تو کیستی کہ در آں روز در شمار آئی

سلطان محمد بلبسیقر نے جبکہ شیخ کی زیارت کو آئے تو ایک اشرفیوں کی تھیلی نذر کی۔ مگر یہہ شعر کہکر اس کے لینے سے انکار کردیا:-

زر کہ ستانی و بر افشانیش — ہم بہ ازاں نیست کہ نستانیش

ایوان سرا اسکی تصنیفات میں سے ہے ✤

(آزاد) میر غلام علی۔ ہندوستان کے مشہور آدمیوں میں ہیں۔ سنہ ۱۲۰۰ھ میں ان کی ہے انکی فارسی اور عربی کے اشعار میں یہہ انکا شعر بہت نفیس ہے:-

الا لکل حسین الوجہ اشباہ ✤ ولا نظیر لمن اھواہ إلا ھو

(غلام مولا)

(۱۲۰۰ھ) میں وفات پائی ✤

(آصفی) عجم کے قدیم شاعروں میں سے ہیں۔ سلطان ابوسعید کے مصاحبوں میں تھے۔ سلطان یعقوب کی خدمت میں بھی رہے تھے۔ اچھے اچھے اشعار ان کے ہیں۔ ضرب المثلوں میں سے:-

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

انہی کا مصرعہ ہے۔ ہونٹ انکا کٹا ہوا تھا چنانچہ وہ اپنے ایک شعر میں اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں:-

تیغے است آبدار زبانِ تو آصفی — چاک لبت ز تیزیٔ تیغ زبان تست

(۹۲۰ھ) میں ہرات میں وفات پائی ✤

(آق بیبق) سلطان مراد ثانی کے زمانہ کے مشہور اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ فاتح سلطان محمد خان کے زمانہ تک زندہ رہے۔ استنبول کی فتح کے وقت میں آق شمس الدین کے ساتھ سلطان فاتح کے ہمرکاب ہونے کی وجہ سے محلہ سلطان محمد کے قریب ایک محلہ کا نام تبرکاً آق بیبق ولی کے نام پر کھدیا گیا ہے۔ حاجی بایرام ولی ان کے خلیفوں میں سے ہیں۔ (۸۶۰ھ) میں وفات پائی ✤

(آق شمس الدین) شیخ محمد۔ سلطان فاتح کے زمانہ کے علما و عرفاء کبار میں سے ہیں۔ علم طب میں بھی دسترس ہے۔ دمشق میں پیدا ہوئے۔ حاجی بیرام ولی ان کے خلیفوں میں ہیں۔ فتح استنبول کے زمانہ میں سلطان محمد فاتح ان کے کمالات علمیہ و تائیدات معنویہ کے ذریعہ سے فیض حاصل کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوایوب کے مرقد مبارک کی جگہ کا تعین آپ ہی نے کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہیں پر ایک پتھر برآمد ہوا جس پر (مزار ابی ایوب) کندہ تھا۔ (۸۶۴ھ) میں کرینک قصبہ میں رحلت کی۔ تصرف اور طب کے متعلق بعض تالیفات آپ کی ہیں ✤

(آمنہ) بنت وہب۔ خاتم الانبیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام مبارک ہے آپکا نسب والد کیطرف سے تیسری اور والد کیطرف سے چوتھی پشت میں نسب نبوی سے ملجاتا ہے۔ ولادت باسعادت رسول مقبول کے چھٹے برس ۲۰ یا ۲۱ برس کی عمر میں آپنے انتقال فرمایا محل وفات کی نسبت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ہیں۔ ابواء نامی موقع پر آپنے رحلت کی اور بعض کا قول ہے کہ خاص مکہ مکرمہ میں ہی رحلت ہوئی۔ آپ کے بطن سے صرف ایک ہی اولاد یعنی نبی پاک پیدا ہوئے۔ آپ کے کہے ہوئے بعض اشعار موجود ہیں ✤

(ابراہیم) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ کا اسم مبارک ہے جنکا تولد حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن مبارک سے ہوا تھا۔ آٹھویں ذی الحجہ کو پیدا ہوئے اور ۱۶ یا ۱۸ ماہ زندہ رہکر (۱۰ھ) میں رحلت کرگئے۔ قبرستان (بقیع) میں دفن کئے گئے۔ آپ کی روز وفات کو سورج گرہن ہوا تھا جسکو مخلوق نے آپکی وفات سے منسوب کیا تھا۔ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی اور ارشاد کیا (کہ چاند اور سورج خدا تعالیٰ کی نشان قدرت میں سے ہیں نہ کسی کی موت کی وجہ سے گہناتے ہیں اور نہ کسی کی حیات کی وجہ سے) ✤

(ابراہیم) ولید بن عبدالملک کا بیٹا اموی خاندان کے شاہوں میں سے بارہواں بادشاہ ہے۔ (۹۰) دن حکومت کرکے (۱۲۶ھ) صفر کے مہینے میں تخت سلطنت چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ ۳۲ برس کی عمر میں مرگیا ✤

(ابراہیم بن ادھم) بلخ کے شاہزادے ہیں۔ راہ خدا میں اپنے آپ کو ڈالکر مکہ مکرمہ چلے گئے حضرت سفیان ثوری اور دیگر مشائخ کی صحبت میں رہکر کبار اولیاء اللہ میں شمار ہونے لگے۔ بعد شام کو چلے گئے اور بروایت صحیح (۱۶۶ھ) میں وہاں پر رحلت کی۔ پیشہ کی اوقات سے بسر اوقات کرتے تھے ✤

(ابراہیم پاشا) مصر کے محمد علی پاشا کے بیٹے یا لیما لک کا نام ہے (۱۲۰۴ھ) میں پیدا ہوا مصر کے تجدید انتظام میں محمد علی پاشا کو اس سے بہت مدد ملی تھی۔ حرمین شریفین میں سے وہابیہ فرقہ

کو نکالا - فن سپہ گری میں ایک بڑا شخص شمار کیا جاتا ہے - (۱۲۶۵ھ) میں اپنے باپ کی وفات سے چند مہینہ اول مرگیا +

(ابراہیم حقی) مشائخ وعارفین میں سے ہیں - ارض روم کے ضلع ایرزن قلعہ نام قصبہ میں پیدا ہوئے - معرفت نامہ نام کتاب جس میں مختلف علوم سے بحث کیگئی ہے - ان کی مشہور کتاب ہے (۱۱۸۶ھ) میں رحلت کی +

(ابراہیم خان) سلطان احمد اول کا شہزادہ اور سلاطین عثمانیہ میں سے سولہواں بادشاہ تھا - (۱۰۲۴ھ) میں پیدا ہوا (۱۰۴۹ھ) میں تخت سلطنت پر جلوس کیا - ابتدائے سلطنت کے نو برس نہایت امن سے کٹے اور اسی عرصہ میں قلعہ خانیہ فتح کیا - مگر آخر میں عیش وعشرت میں پڑگیا (۱۰۵۸ھ) میں سلطنت کو ترک کر کے دنیا کو بھی خیرباد کہا - مسجد آیا صوفیا میں مدفون ہے +

(ابراہیم متفرقہ) ہنگیرین تھا اور آخر میں شرف اسلام سے مشرف ہوگیا - سلطنت عثمانیہ میں چھاپہ کے فن کو اول اسنے ہی شروع کیا - (۱۱۳۹ھ) میں سید آفندی کے ساتھ میں حروف کھدوا کر اول اول (لغت وانقولی) کو چھاپا - ایک ذہین آدمی تھا - اسکی تصانیف بھی ہیں - (۱۱۵۸ھ) میں انتقال کیا +

(ابن ابی سرح) عبداللہ بن سعید - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دودھ شریک بھائی تھے - مکہ مکرمہ کی فتح سے اول مشرف باسلام ہوکر کاتب وحی مقرر ہوئے - مگر بعد میں پھر ارتداد کیا - مکہ کی فتح کے وقت ان کے قتل کی اجازت دیدیگئی تھی - مگر حضرت عثمان غنی کی سفارش سے قصور معاف کردیا گیا تھا - لیکن آخر میں پھر سچے دل سے دین مبین اسلام قبول کرلیا +

(ابن اثیر) تین ہیں - اور بھائی بھائی ہیں تین بھائیوں کا فاضل اجل ہونا بہت کم اتفاق ہے - ان میں سے پہلے ابن اثیر کا نام ابوالسعادت مبارک ہے - اور مجدالدین لقب انکا پڑگیا تھا - حدیث شریف میں (نہایہ) اور (جامع الاصول) کے مؤلف ہیں - (۶۰۶ھ) میں موصل میں وفات فرمائی - دوسرے ابن اثیر ابوالحسن علی ہیں کہ انکو عزالدین کہتے ہیں - تاریخ (کامل) اور (اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ) ان کی تالیفات ہیں - ان کا بھی (۶۰۶ھ) میں بمقام موصل انتقال ہوا - تیسرے کا نام ابوالفتح نصر اللہ اور لقب ضیاء الدین ہے - (المثل السائر فی آداب الکاتب الشاعر) ان کی تالیف ہے - (۶۳۷ھ) میں بغداد میں رحلت کی +

(ابن انباری) ابوبکر محمد - علم ادب اور تفسیر وحدیث میں مشہور آدمی ہیں - (غریب الحدیث) ان کی مشہور تالیفات میں سے ہے - (۲۷۱ھ) میں پیدا ہوئے اور (۳۲۸ھ) میں رحلت کی +

(ابن بطوطہ) ابوعبداللہ محمد - اپنے زمانہ کا بڑا سیاح ہے - خلیفہ عباسیہ میں سے متوکل علی اللہ کے حکم سے جو مختصر سیاحت نامہ اسنے اپنا لکھا تھا - یورپ میں متعدد مرتبہ چھاپہ گیا ہے اور وہاں کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا - اسکے سوا ایک مفصل سیاحت نامہ بھی تھا مگر خدا جانے کہاں تلف ہوگیا - (۷۰۲ھ) میں طنجہ میں پیدا ہوا اور (۷۸۰ھ) میں وفات کی +

(ابن بغوی) ابوالحسین احمد نوری - صوفیائے کبار میں سے ہیں - بغداد میں پیدا ہوئے اور حضرت جنید بغدادی کے ہمرتبہ شمار ہوتے تھے - ہاتھ میں ان کے ہمیشہ تسبیح رہتی تھی (۲۹۵ھ) میں وفات فرمائی - یہہ انکا مقولہ ہے +

لاتغرنک صفۃ العبودیۃ فان فیہ نسیان الربوبیۃ +

(ابن بواب) ابوالحسن علی - ابن مقلہ کے بعد ایک بہت بڑا خوشنویس ہے - ابن مقلہ نے خط کوفی سے اخذ کر کے نیا طرز تحریر ایجاد کیا - اور ابن بواب نے اسکی اصلاح کی - (۴۲۳ھ) میں بغداد میں وفات پائی +

(ابن بیطار) ابومحمد ضیاء الدین عبداللہ - اندلس کے ملاقہ شہر میں پیدا ہوا تحصیل علم کے بعد علم نباتات کے حاصل کرنے کے بعد اٹلی اور یونان کی طرف گھوم کر اس علم کے ماہروں سے گفتگو کرتا رہا - اور علمائے مصر کے روبرو جب اپنی تحقیقاتیں بیان کیں تو انکو حیرت میں ڈالدیا - (۶۴۶ھ) میں دمشق میں انتقال کیا - (مفردات ابن بیطار) اور (المغنی فی الادویۃ المفردہ) نے انکی تالیفات میں سے بہت شہرت حاصل کی +

(ابن جرموز) عمر - ایک بیچارہ مسلمان کا نام ہے - جسنے واقعہ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرڈالا - اس خیال سے کہ اس فعل سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ خوش ہونگے - کیونکہ واقعہ جمل میں حضرت زبیر نے حضرت علی کا ساتھ نہیں دیا تھا - لیکن ابن جرموز کی اس نالائق حرکت پر خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو سرزنش کی تو ایک روایت صحیحہ کی بنا پر ابن جرموز نے حضرت زبیر شہید رضی اللہ عنہ کی تلوار سے اپنے آپ کو ذبح کرڈالا +

(ابن جنی) ابوالفتح عثمان - نحو کے عالموں اور ادیبوں میں سے ہے - ادب پر بہت کتابیں لکھی ہیں - شرح دیوان المتنبی اسکی مشہور کتابوں میں سے ہے - اسکے اشعار بھی ہیں (۳۳۰ھ) سے اول موصل میں پیدا ہوا اور (۳۹۲ھ) میں وفات کی +

(ابن حاجب) ابوعمر جمال الدین عثمان - مالکیہ علمائے کبار میں سے ہیں - انکا باپ کردی تھا اور امیر عزالدین صلاحی کا حاجب (دربان) تھا - ابن حاجب نے مصر میں تکمیل تحصیل کی اور وہاں سے دمشق میں جاکر پڑھانے میں شہرت حاصل کی - ان کے کمال کے ثبوت میں کافیہ اور شافیہ مشہور کتابیں ہیں - (۵۷۰ھ) میں ملک مصر کے اسنا نامی قصبہ میں پیدا ہوئے اور (۶۴۶ھ) میں اسکندریہ کے اندر وفات پائی +

(ابن خلدون) ابوزید عبدالرحمن - بہت بڑے مورخوں میں سے ہیں - اپنی مشہور تاریخ کے اس حصہ کے سبب سے جو (مقدمہ ابن خلدون) کہلاتا ہے - مورخوں میں ایک بلند مقام مخصر شمار ہوتے ہیں - ان کے جد اعلیٰ (خلدون) حضرموت کے تھے - مگر ان کے خاندان نے اشبیلیہ میں رہنا اختیار کرلیا تھا - مگر جبکہ دوسرے آلفنوس نے اشبیلیہ کو ضبط کرلیا تھا - تو وہ لوگ ٹونس چلے گئے - (ابن خلدون) (۷۳۲ھ) میں بمقام ٹونس پیدا ہوئے - جبکہ تیمور لنگ نے شام کو فتح کیا - تو اسوقت میں ابن خلدون وہاں ہی تھے اور تیمور نے بہت کچھ ان کی حرمت وعزت کی - آخر میں وہ مصر میں چلے گئے اور وہاں پڑھانے میں اپنی اوقات منحصر کردی اور (۸۰۶ھ) میں وہاں پر ہی انتقال فرمایا +

(ابن خلکان) قاضی ابوالعباس شمس الدین احمد - اعلیٰ درجہ کے علماء اور مورخوں میں سے ہوئے - برمکی خاندان میں سے ہیں اور (۶۰۸ھ) میں بمقام اربل پیدا ہوئے - دو مرتبہ دمشق کے قاضی القضات ہوئے اور (۶۷۱ھ) میں وہاں پر ہی رحلت کی - مشاہیر اسلام سوانحات عمری کے باب میں (وفیات الاعیان وانباء الزمان) کے نام سے ان کی ایک مشہور تالیف ہے - اس کتاب کا یورپ کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے +

(ابن الرشد) قاضی ابوالولید محمد - ایک بڑا حکیم تھا - اور اپنے زمانہ میں یگانہ شمار ہوتا تھا - بوجہ اپنی صاف گوئی اور جری البیان ہونے کے آخر میں الحاد کا اتہام اسپر لگایا گیا - (۵۱۴ھ) میں بمقام (قرطبہ) پیدا ہوا اور (۵۹۵ھ) میں (مراکو) میں وفات پائی - نعش اسکی قرطبہ میں لائی گئی - قرطبہ اور اشبیلیہ میں عہدہ قضا پر مامور رہا تھا - اسکی بہت حکیمانہ تصانیف ہیں - جنکا ترجمہ لیٹن زبان میں ہوا اور مدت تک یورپ کے دارالعلوموں میں پڑھایا جاتا رہا +

(ابن رومی) ابوالحسن علی - عرب کے نامی شاعروں میں سے ہے - (۲۲۱ھ) میں بغداد میں پیدا ہوا اور (۲۷۳ھ) میں وفات کی - بہت ہی گوشہ نشین تھا - گھر سے نکلتا ہی نہ تھا - ایک انکا قصہ مشہور تھا ایک دن دوستوں کے اصرار سے ایک دعوت میں جانیکو اسطے نکلا - راستہ میں ایک دکان کے آگے ایک دو شاخہ لکڑی گڑی ہوئی دیکھکر جسکی شکل (۷) کی سی تھی - اور اسکے پاس ہی ایک کھجور کو پڑا دیکھکر جسکو عربی میں (تمر) کہتے ہیں اسنے یہہ معنی لگائے کہ (لاتقف) یعنی آگے نہ جاؤ اور اپنے گھر کو لوٹ آیا ++

++ معتضد باللہ کے وزیر قاسم بن عبداللہ نے اس غرض سے کہ اسکی بیوی سے نباہ ہو اسکو ہر دلعزیز بنا دیا +

(ابن زیدون) ابوالولید احمد - اندلس کا ایک مشہور ادیب تھا - طوائف الملوکی کے زمانہ میں (ابوالجہم بن جہور) اور اشبیلیہ کے حاکم معتضد کا وزیر رہا ہے - (۴۶۳ھ) میں اشبیلیہ میں مرگیا - اندلس کے ملوک امویہ میں سے آخری بادشاہ مستکفی بن مستظہر کی بیٹی (ولادہ) اپنے باپ کی خرابی کے بعد ادیبوں اور شاعروں کے جلسے جمع کیا کرتی تھی - اور اسطرح پر بہت سے اہل قلم میں سے اُسنے اپنے عشاق پیدا کر لیے تھے اور (ابن زیدون) سب سے بڑھا چڑھا عاشق تھا - اُسنے بہت سے اشعار (ولادہ) پر کہے ہیں - اِس شہزادی کے عاشقوں میں سے (عامر بن عبدوس) اُسکو اپنی طرف جبکہ راغب کرنا چاہتا تھا تو ابن زیدون نے اپنی معشوقہ کی زبان سے ایک رسالہ لکھا ہے جسکا نام (رسالہ ابن زیدون) ہے - جو اپنی بلاغت ولطافت کے بہت مشہور ہے - اور بہت سے علمار علم ادب نے اُسکی شرحیں لکھی ہیں - جن میں سے سب سے بہتر (ابن نباتہ) کی شرح ہے کہ اُسکا ترجمہ ترکی میں بھی ہو گیا ہے +

(ابن سیرین) ابوبکر محمد - تابعین میں سے ہیں اور بصرہ کے راویوں میں شمار ہوتے ہیں - (۱۱۰ھ) میں وفات پائی - خوابوں کی تعبیر میں انکو مہارت تھی +

(ابن سینا) شیخ رئیس ابوعلی حسین بن عبداللہ اہل اسلام حکما اور اطبار کے سرگروہ ہیں - ابن الرشید کی کتابوں کی طرح انکی کتابوں کا بھی لیٹن میں ترجمہ ہوا - اور مدت تک یورپ کے مدرسوں میں پڑھائی گئیں - اِن کے باپ بلخ کے رہنے والے تھے - مگر بخارا میں آکر وہاں کے قصبہ مسمّٰی بہ (افشنہ) میں (سنارہ) نامی ایک لڑکی سے نکاح کیا جسکے بطن سے (۳۷۰ھ) کے اندر صفر کے مہینے میں (ابن سینا) پیدا ہوئے - بخارا میں تحصیل علم کیا - (نوح بن نصر سامانی) کے معالج ہونے کے سبب سے ملوک سامانیہ کے مکمل کتب خانہ میں جانیکی انکو اجازت مل گئی - لیکن وہ کتب خانہ جل گیا - اور بعض نے یہہ بدگمانی کی کہ ابن سینا ہی نے اِس میں آگ دیدی - نسا - ابیورد - طوس - دھستان - جرجان - رے - قزوین - ہمدان - اور اصفہان میں یہہ پھرے ہیں - ہمدان میں شمس الدولہ کے وزیر ہو گئے تھے - اصفہان میں جبکہ رتبہ علام الدولہ پر فائز ہوئے تو قولنج کے درد میں (۴۲۸ھ) اور رمضان شریف کے مہینے میں رحلت کر گئے - اور کیا تعجب ہے کہ شمس الدولہ کو قولنج کے مرض سے اِن ہی کے علاج سے شفا ہوئی تھی - اِنکی تصانیف بہت ہیں (شفا) (اشارات) (قانون) مشہور کتاب ہے اور (قصیدہ رویہ) اِن کے مشہور اشعار میں سے ہے +

(ابن شریح) ابوالعباس احمد - شافعی مذہب کے بڑے اماموں میں سے ہیں - اِنکو شافعی ثانی کہا جاتا ہے - اور حضرت امام شافعی صاحب کے مذہب کو اِن کے سبب سے بہت شہرت ہو گئی - بیان کیا جاتا ہے کہ انکی تصانیف کی تعداد چار سو تک پہنچ گئی تھی (۳۰۶ھ) میں بمقام بغداد وفات فرمائی اور اُسکے محلہ (کرخ) میں مدفون ہیں +

(ابن شہاب زہری) ابوبکر محمد - بہت بڑے محدث اور فقیہہ تھے - دس صحابۂ کرام کو آپنے دیکھا تھا - حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہر چہار طرف حکم بھیجدیا تھا کہ آج علوم دین میں ابن شہاب سے زائد عالم کوئی نہیں ہے اُن کے فتوی پر عمل کرنا چاہئے - آپ ظرافت طبع میں بہت مشہور تھے - (۱۲۴ھ) میں (۷۲) برس کی عمر میں آپنے وفات کی - آپکا نسب قبائل قریش میں سے (زہرہ بن کلاب بن مرہ) کے ساتھ منسوب ہوتا ہے +

(ابن عباس) ابوالعباس عبداللہ - جناب رسالت مآب کے عم بزرگوار حضرت عباس ابن عبدالمطلب کے سب سے بڑے فرزند کا اسم گرامی ہے - جب یہہ پیدا ہوئے تو نبی آخرالزماں نے دعا دی تھی کہ آپ علم وفضل سے آراستہ ہوں - ہجرت مقدس سے تین سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے - اور (۶۸ھ) میں بمقام طائف رحلت فرمائی - سب سے پہلے قرآن مجید کی تفسیر آپ ہی نے کی اور اِس وجہ سے آپکا لقب (مفسر القرآن) ہو گیا - آپکی رائے بہت درست ہوتی تھی - حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جبکہ کوفہ کو تشریف فرما ہونے لگے تو آپنے منع فرمایا تھا +

(ابن عساکر) ابوالقاسم علی - ایک بڑا واقف حال مورخ ہے - علم حدیث وفقہ میں بھی یدطولیٰ رکھتے تھے - دمشق کی ایک نہایت بڑی اور عمدہ تاریخ لکھی ہے - اور بھی تالیفات ہیں (۴۹۹ھ) میں بمقام دمشق پیدا ہوئے اور (۵۷۰ھ) میں انتقال فرمایا - اُن کے جنازہ کی نماز میں صلاح الدین ایوبی بھی موجود تھے +

(ابن علقمی) ابوطالب مویدالدین محمد نے خلفائے عباسیہ کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کے زمانہ میں چودہ برس تک وزارت کی - ایک مرتبہ جبکہ اہل لشکر نے بغداد کے اثنا عشریہ فرقہ کے محلہ کو لوٹ لیا - تو بوجہ اسکے کہ یہہ بھی اِنکا ہم مذہب تھا - اسکو اسقدر رنج ہوا کہ اُسکے انتقام لینے کیواسطے سلطنت کو پلٹ دینے اور حلوبوں میں سے خلیفہ قائم کرنے پر آمادہ ہو گیا - ایک تو اُسنے مستعصم کو مشورہ دیا - کہ لشکر کم کر دیا جائے اور دوسرے ہلاکو کو بغداد کی فتح کرنے کی ترغیب دی - جبکہ (۶۵۶ھ) میں مغلوں کا لشکر بغداد کی چار دیواری پر آلگا تو اسی بہانہ سے کہ ہلاکو کی لڑکی کا بیاہ خلیفہ کے بیٹے ابوبکر سے کرا دیگا - اور اِس طرح خلافت برقرار رہیگی - سب ارکان دولت کو شہر پناہ سے باہر لیگیا - اور ہلاکو کی بغرض ادائے رسم نکاح شہر میں لے آیا - جہانپر مستعصم باللہ نہایت بیرحمی سے مارا گیا - اور بغداد میں قتل عام کیا گیا - لیکن ہلاکو نے ابن علقمی کی بھی عزت نہیں کی جسکے رنج میں وہ بھی ایک سال کے اندر مرگیا - ہلاکو کے پاس پیام بھیجنے کا ایک عجیب طریقہ اختیار کیا تھا - کہ ایک اپنے غلام کا سر مونڈکر نیلہ گودن کے ذریعہ سے اُسپر لکھا اور اُسکو اُسوقت تک مکان میں محفوظ رکھا کہ اسکے بال بڑھ آئے اور رخصت کیوقت اسکو یہہ ہدایت کی کہ وہانپر پہنچکر اپنا سر مونڈ ڈالنے کی درخواست ہلاکو سے کرے -

(ابن العمہد) ابوالفضل محمد - عضد الدولہ کے باپ رکن الدین ابوعلی حسن کا وزیر اعظم تھا اور بڑا ادیب تھا - عربی علم ادب کے بڑے ماہر ہونیکے سبب سے (جاحظ ثانی) اسکو کہتے تھے - اِس کی اشعار بھی ہیں - علم فلسفہ اور نجوم میں بھی دست قدرت رکھتا ہے - اور سیاست وحسن تدبیر میں مشہور تھا - صاحب بن عباد اس کے مصاحبوں میں سے تھا - (۳۶۰ھ) میں بمقام رے وفات پائی - امام ثعلبی نے کہا ہے کہ علم انشا عبدالحمید سے شروع ہوا اور ابن عمہد پر ختم ہو گیا +

(ابن فارض) ابوحفص عمر - اُمت محمدی کے بڑے عارفوں میں سے تھے - (۵۵۶ھ) کے اندر قاہرہ میں پیدا ہوئے - اور (۶۳۲ھ) میں وفات پائی - اِنکا ایک دیوان بھی ہے - قصیدہ تائیہ اور قصیدہ خمریہ جنکی بہت سی شرحیں ہیں - اِن کے مشہور اشعاروں میں ہیں - ادائے شعر میں ایک مخصوص طریقہ اِنکا پایا جاتا ہے - جسکی تقلید نہیں ہو سکتی +

(ابن کمال) کمال پاشاہ زادہ شمس الدین احمد بن سلیمان (اورنہ) کا ہے - واد اِنکا اُمرائے دولت عثمانیہ میں سے تھا - ابن کمال اِن لوگوں میں سے ہے جنپر لوگو کو فخر ہے - (۹۳۲ھ) میں سے مفتی علی چلپی کی جگہ پر یہہ شیخ الاسلام رہے - مفتی الثقلین کے لقب کے ساتھ اِنکی شہرت ہو گئی تھی - فقہ حنفی پر (اصلاح) اور اسکی شرح (ایضاح) اور (شرح ہدایہ) (حاشیہ تلویح) (حاشیہ شرح مفتاح) (تہافت) (دقائق الحقائق) (تاریخ دولت عثمانیہ) (خمارستان) انکی تصانیف میں سے ہیں - ایک تفسیر لکھنی شروع کی تھی - مگر وہ ختم نہیں ہونے پائی - تفسیر کشاف کا حاشیہ بھی ناتمام رہا - شعر بھی کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے - دوسری شوال کو (۹۴۰ھ) میں رحلت کی - اور اورنہ میں شہر پناہ کے دروازہ کے باہر آپکا مدفن بھی ہے - آپ اپنے خاص اوقات میں (یا احد بخنا مما نخاف) فرمایا کرتے تھے - اتفاق کی بات ہے کہ اِس میں سہ وفات بھی نکلتے ہیں +

(ابن المعتز) ابوالعباس عبداللہ - خلفائے عباسیہ میں سے معتز بن متوکل کا بیٹا ہے - بڑا ادیب تھا - اچھے اچھے اشعار اسکے ہیں (۲۴۹ھ) میں پیدا ہوا - صنعت شعر پر اول اول اسی نے کتاب لکھی - اور علم بدیع کی بنیاد قائم کی - چوبیس گھنٹہ سلطنت کی (۲۹۶ھ) میں قتل کر دیا گیا -

(ابن مقلہ) ابوعبداللہ محمد - چونکہ اِسنے کوفی خط کو عربی خط میں تحویل کیا تھا - اِسواسطے اسکا لقب امام الخطاطین ہو گیا - طریح نامی شاعر کہتا ہے کہ :-

فصاحۃ سحبان وخط ابن مقلۃ + وحکمۃ نقمان وزھد ابن أدھم

(ابن مقلہ وزیر ہوا ہے - اور اسکے بھائی نے بھی وزارت پائی - مقتدر باللہ کے زمانہ میں ابن مقلہ کا ہاتھ کاٹا گیا - اور اسنے قید میں انتقال کیا - اور ابن بواب نے اسکی جگہ پائی - اور اسنے بھی ہاتھ کٹوایا - اور اسنے بھی قید میں انتقال کیا - اور ابن بواب کے بعد ابن بواب کا شاگرد یاقوت اور اسکے بعد یاقوت کا شاگرد ابن البواب ہوا - ابن بواب کا شاگرد یاقوت اور اسکے بعد یاقوت کا شاگرد ابن البواب ہوا - ابن بواب کا شاگرد یاقوت اور اسکے بعد یاقوت کا شاگرد ابن البواب ہوا)

اسلامی خبرین

ٹرکی نے سنہ ۱۸۹۱ء مین خراج مصر کی کفالت پر بشرح چار فیصدی سود جو ۶۳ لاکھ کچھہ ہزار پونڈ قرض لیا تہا - اوس کے فنڈ بیباقی کے روپیہ سے ۱۱۷ تمسک مالیتی ۳۲ ہزار پونڈ ۱۰- اکتوبر کو بیباق کر دیے گئے ہین ناظرین کو غالبًا معلوم ہوگا کہ اعلی حضرت امیر المومنین نے سنہ ۱۸۸۱ء مین پرنے اقرضون کو چار شقون مین تقسیم کر کے اونکی سود اور اصل وایگی کی لئے چند برین قرضخواہون کے سپرد کر دی تہین - شق الف کی مقدار سنہ ۱۸۸۱ء مین ۸۷۲ ،۸۳ ،۷۱ پونڈ تہی - جو مسلسل بیباقیون سے ۳۱- مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو ۸۰ ،۰۰۰ ،۷ پونڈ رہگئی اس شق کا قرضہ بشرح ۶۶ فیصدی چار لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ سالانہ بیباق کیا جاتا ہے - چنانچہ ۳۱- مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو وہ بالکل ادا ہو جائیگا - مارچ سنہ ۱۸۹۵ء مین اس قرضہ مین سے ۱۴ لاکھ ۲۱ ہزار پونڈ غیر مودی تہی - شق ب مین قرضہ کی مقدار سنہ ۱۸۸۱ء مین ۸۴ ،۴۱ ،۲ ،۱ پونڈ تہی جو بعد جزوی بیباقی کے ۳۱- مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو ۵ ،۳۰ ،۶۰ ،۸۴ پونڈ اور ۳۱- مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو یہی تقریبًا اسی قدر تہی - مگر چونکہ دو برس مین شق الف بیباق ہو جائیگی - اس لئے جو روپیہ اب اسکی بیباقی پر صرف ہوتا ہے پہر شق ب کے کام آئیگا - اور اسطرح چار لاکھ پونڈ ہر سال خرچ کئے جائین گے اور چونکہ اس شق کے قرضہ کی شرح ۴½ فیصدی ہے - چار لاکھ کی ادائیگی سے تقریبًا ساڑہے نو لاکھ پونڈ قرضہ ہر سال کم ہو جایا کرے گا - اور اسطرح یہ شق بہی اور دس برس مین بالکل بیباق ہو جائیگی - باقی شقون اور قرضہ کے متعلق مفصل آگاہی حاصل کرنیکے لئے دیکھو کتاب واقعات روم و ٹرکی کی موجودہ حالت - و بست سالہ عہد حکومت امیر المومنین عبد الحمید خان ثانی الغازی - جو بالترتیب ۱۲۷- عہ، و ۱۲۸ پر دفتر وکیل سے مل سکتی ہین -

چند مصری اخبارون نے استاد الجلیل صاحب السماحت والسیادت دام اجاحت السید محمد ابی الہدی آفندی الصیادی کی ذات بابرکات پر چند حملے کئے تہے - اسپر تمام عثمانلی اور ترکی اخبارات اُنپر خفگی کا اظہار کر رہے ہین کیونکہ انسے بڑہکر جلالت مآب امیر المومنین کا کوئی مخلص خادم نہین - اور اجتماع قومی مین جس قدر سامی جمیلہ اس نیک نہاد مرد بزرگ نے کی ہین وہ کسی تشریح کی محتاج نہین - اور خود خلیفۃ المسلمین ہی جسقدر اونکی عزت و احترام کرتے ہین وہ دنیا سے پوشیدہ نہین - سید موصوف کی ایک صاحبزادی جو کسی قدر علیل تہین اطبا کے کہنے پر تبدیل آب و ہوا کے لئے بیت المقدس تشریف لے گئی ہین - وہ ۵- ۶- اکتوبر کو طرابلس روانہ ہو کر اپنے خالو بدری پاشا متصرف طرابلس کے پاس بہی چند روز مقیم رہی تہین -

قسطنطنیہ کے ایک رئیس کبیر **امیر الجلیل البشکطاشی** کی نسبت ایک مصری اخبار لکہتا ہے کہ باوجودیکہ امیر المومنین اوسپر کمال الطاف و نوازش کرتے ہین - اوسکو مجلس شوریٰ کا ممبر بنا رکہا ہے - جس منصب سے اوسے ساڑہے بارہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے حالانکہ برس مین وہ ایکدن بہی کام پر نہین جاتا اور اس کے علاوہ ساڑہے چار سو روپیہ ماہوار کی تاحیات پنشن عطا کر رکہی ہے - اور ہر روز اُسپر کوئی نہ کوئی مزید انعام و اکرام کرتے رہتے ہین - مگر باین ہمہ یہ شخص دلسے منافق ہے اور امیر المومنین ایدہ اللہ بہ الدین کو غاصب اور دیوانہ سلطان مراد معزول کو جائز خلیفہ سمجہتا ہے اور اسکو تخت نشین کرانے کے درپے ہے اور مداد بے کے ساتہ جو گہر سے بہت کم باہر نکلتا ہے خفیہ خط و کتابت رکہتا ہے اگر یہ خبر صحیح ہے تو خداوند کریم مسلمانون پر اپنا رحم کرے اور انکو نیکی کی ہدایت و توفیق عطا فرماوے -

مصر کی شہزادی نازلی خانم بہی نوجوان ترکی جماعت کی بڑی حامیہ و معاون ہے - وہ محمد علی پاشا بانی خاندان خدیویہ کے پوتے کی صاحبزادی ہین - اور اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ ہین - اور کچہہ عرصہ سے آستانہ علیہ مین مقیم ہین - اخبار مذکور کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ جب شہزادی موصوف مصر مین تہین اُس وقت سے امیر البشکطاشی کی اُنسے خفیہ خط و کتابت ہے اور گو نازلی خانم اسوقت احمد جلال الدین پاشا کی مہمان ہین مگر خط و کتابت برابر جاری ہے - لیکن ایک عاقل دفرزانہ خاتون شہزادی موصوفہ کو راہ راست پر لانے اور اس روش بد سے ہٹانیکی کوشش کر رہی ہین - یہ معلوم نہین شہزادی صاحبہ بمصر کب واپس جائین گی - امیر مذکور مراد بے کے ساتہ اُس کے پرانے رفیق فرید بک کی معرفت نامہ و پیام کرتا ہے "

مصطفے کامل آفندی اور محمد علی پاشا اور خدیو المکرم مین ناچاقی ہو جانیکی خبر بالکل غلط ہے پاؤنیر کے مصری نامہ نگار نے یہ خبر بہی اپنے معمولی ماخذ یعنی مصر کے اکذب الجرائد اخبار المقطم سے بکا ذکر پہلے بہی آچکا ہے لی تہی - چنانچہ آفندی موصوف نے المؤید کو خط لکہکر اس جہوٹی خبر کی قطعی تردید کی ہے اور لکہا ہے کہ مین خاندان خدیویہ کا بدستور مخلص - خالص ہوادار اور میری کوئی نزاع محمد علی پاشا سے نہین ہوئی +

کربلائے معلی مین جو جو ظلم آجکل زوار زوار دن (یعنی جو صاحب زیارت کرنیکو جاتے ہین) کے ساتہ ہوتے ہین وہ احاطہ تحریر سے باہر ہین - اول تو جب سنا جاتا ہے کہ زوار آتے ہین تو تین چار کوس کے فاصلہ یا اس سے زیادہ پر سبز پگڑیون والے لٹیرے اُنکو جاکر ملتے ہین اور وہین سے رسم رسوم ان لوگون سے گانٹہ کر اپنا پہلا مطلب بنتے یہ معلوم کرتے ہین کہ انمین کون شخص زیادہ روپیہ والا ہے - اور بعد ازین انکو زیارت اقدس پر لاکر چند مقامات پر بٹہاتے ہین اور سب رسوم جو کہ جعلی بنے ہوئے ہین وصول کرتے ہین مثلاً پہلے مقام کی نسبت کہتے ہین کہ یہان بیٹہنے کی پچاس روپیہ ہوتے ہین یہ دیدیجئی اور یہ بہی تمہارے واسطے ہے ورنہ اگر دوسرا کوئی ہوتا تو ساٹہ ہی روپیہ لگتے اور فلان جگہ پر چالیس فلان پر بیس اسطرح سے جب انکو ہلکا کیا جاتا ہے تو وہ شخص زیارت سے شرفیاب ہوتے ہین - پہر یہ لٹیرے اُنکو اُتارنے کے فکر مین ہوتے ہین کہ ان کو وہان اُتار دیہان یہ اچہی طرح قابو مین آوین اور عمدہ طرح سے انکو زہر کہلایا جاوے - آخر اول کیلئے ایک ایسا مکان تجویز کیا جاتا ہے - جہان اُنکی اچہی طرح چٹنی کیجاوے اُس مکان مین چند رہنے کے بعد چند ایک آدمی جن کے پاس زیادہ روپیہ ہوتا ہے اونکو علیحدہ علیحدہ زہر ہلاہل خفیہ دیا جاتا ہے - اور وہ ایسا سخت زہر ہوتا ہے کہ خورندہ زہر کو آن کی آن مین اپنے رفیقون کے ساتہ بولنے کی طاقت نہین رہتی - جب وہ دیکہتے ہین کہ ہم اپنے مطلب پر ٹہیک کارگر ہو گئے تو جہٹ اوسکی نقد اور دیگر مال کو جہانتک ہو سکے قابض ہو کر اُڑا لیتے ہین جب اونہی موت کا جام پیا تو پہر اونکو جلدی سے یہ مشہور کرنا ہوتا ہے کہ زہے نصیب اُس شخص کے جو کربلا مین آکر حسینؓ کے شہر مین مر گیا اب یہ قطعی بہشتی ہو گیا - سیکڑون جانین کربلا مین اسطرح سے ضایع ہوتی ہین - اور بالادست حاکمون تک اس کارروائی کی خبر نہین پہونچنے پاتی کیونکہ یہ انکو بڑا بہانہ لاہوا ہے کہ اس شخص کے بہت اچہے نصیب تہے کہ کربلا مین آکر جان دی یہ کسکو معلوم کہ اُن بہادرون نے اپنا آپ سید ہا کیا ہے - کسی کے بہشت اور دوزخ سے کیا کام - ہم امید کرتے ہین کہ اس راز نہان کی خبر اگر ہمارے عادل حاکم ہزہائنس عطاء اللہ پاشا گورنر جنرل عراق کو ہو گئی اور حضور ممدوح کے کان تک یہ بات سنی گئی تو ان دہوکہ باز آدم خورون کا انسداد پورا پورا ہو گا - اور یہ غدار لوگ اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائینگے

خدیو مصر کے چہوٹے بہائی شہزادہ محمد علی کی نسبت جو خدیو کے تاحال کوئی فرزند نرینہ نہونیکی وجہ سے ولی عہد بہی ہین - ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار قاہرہ سے لکہتا ہے کہ وہ ایک امریکن خاتون سے شادی کرنا چاہتے ہین جسکا باپ بلجیم کے دارالخلافہ برسلز کا مشہور متمول سوداگر ہے اور نیویارک مین بہی ایک عالیشان دوکان رکہتا ہے جسمین ہر ایک قسم کی چیز فروخت ہوتی ہے - سوداگر کا نام ڈنسی ہے اور شہزادہ کی معشوقہ اوسکی سب سے بڑی لڑکی ہے - سوداگر موصوف اس شرط پر نکاح کی اجازت دیتا ہے کہ پہلے خدیو سے رضامندی حاصل کر لیجاوے - اور خدیو المکرم کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس شرط پر رضامندی دیتے ہین کہ محمد علی ولی عہدی سے

سر ایشمیلڈ باڈلے صاحب نے جو ترکوں کے بڑے حامی ہیں اور جنگ روم و یونان کیوقت ٹرکی اور یونان گئے تھے محاربہ مذکور پر ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے۔ جسکے ایک مقام کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ صاحب ممدوح پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور انکی چند ایک تقریریں رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا میں بھی درج ہیں + سر ایلس سلطان المعظم کی نسبت بدیگونہ رقمطراز ہیں :-

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کیگئی ہیں۔ سلطان ہرگز سفاک اور ظالم نہیں ہے اور ہرگز اسکے ایما سے کشت وخون نہیں ہوا۔ سلطان درحقیقت بڑا قابل والیٔ سلطنت ہے۔ وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے۔ اور ہمیشہ اوروں پر مہربانی کرنے کیلئے تیار ہے۔ سلطان کو بہت سی دقتیں پیش آئی ہیں۔ اسکو تمام یورپ نے دق کیا ہے۔ مگر آخر میں اسی کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ پرائیویٹ لحاظ سے سلطان المعظم نہایت رحم دل ہیں۔ ان کو اپنے دوستوں اور اولاد سے بہت محبت ہے۔ اور انکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے۔ جن سپاہیوں کو ۱۸۷۶ء میں مانٹی نیگرو میں زخم آئے تھے۔ یا جو ہلاک ہوگئے تھے اُن کی خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے۔ سلطان نے حال میں قصر یلدز میں ایک ہسپتال بنایا ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ زخمی سپاہی ہیں۔ یہانکی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے۔ اور بیمار یہاں بہت جلد اچھے ہوجاتے ہیں +

سلطنت عثمانیہ میں ہزاروں قومیں آباد ہیں۔ کہ جن کے مذہب اور عادات وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور اگر حضرت جبرائیل بھی چاہیں تو ان میں امن قائم نہیں کرسکتے۔ انگلینڈ کیطرف دیکھئے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیسا دق کر رکھا ہے۔ یہاں تو کئی آئرلینڈ ہیں۔ اس میں گریک بلگرین ولک۔ آرمنی جنکے تین اقسام ہیں۔ اور ایک دوسرے کا دشمن ہے۔ کرد۔ ازبک۔ آرناٹ۔ وروس سیرین۔ جہود۔ نصارا۔ حبشی۔ عربی۔ قبطی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ ان تمام قوموں کو بطرز یورپ آرام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روس کیطرف دیکھئے کہ وہ ترکوں سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اسکا سلوک کہیں زیادہ وحشیانہ ہے +

پھر مصنف بیان کرتا ہے۔ کہ کس طرح کل اختیارات سلطنت سلطان نے اپنی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں :-

سلطان کا یہہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہیں کرتے۔ طمع اور ذاتی اغراض انکی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہیں۔ اس لئے ۱۸۷۶ء کے روسی حملے سے انہوں نے تجربہ حاصل کرکے کل اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ اور جسطرح مناسب سمجھتے ہیں۔ اور جسکی معرفت وہ قرین مصلحت تصور کرتے ہیں۔ انتظام کراتے ہیں۔ اب ٹرکی وہ ٹرکی نہیں ہے جو ۱۸۷۶ء میں تھی اب یہہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانوں کے دلوں کو تسخیر کرلیا ہے۔ اب اس قوم نے اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کرلی ہے۔ اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں کے تمام دشمنوں کے دانت کھٹے کردیئے ہیں اور اپنا رنگ جمالیا ہے :-

سلطان ہرگز ویسا نہیں ہے۔ جیسا کہ انگریزی اخبارات اسکو بیان کرتے ہیں۔ وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہیں ہے۔ وہ کسی قدر میانہ قامت دبلا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہیں اور ہرگز کسی کو آزار نہیں دیتے سلطان کی ناک لمبی اور کسی قدر خم شدہ ہے۔ آنکھیں روشن اور متورہیں۔ اور پیشانی بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور گذشتہ جنوری سے خصوصاً بہت اچھی ہے۔ سلطان یورپین لباس زیب تن کرتے ہیں۔ کہلا فراک کوٹ پہنتے ہیں۔ اسکے نیچے ایک زرین ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے +

مجھ سے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر وعافیت پوچھی۔ اور کہا کہ تمہارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے۔ حضور والا کے ڈاکٹروں نے بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے۔ ٹرکی سرجنوں (جراحوں) نے اس خدمت کے عوض میں مجھ سے کوئی فیس نہیں لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی میں بہت استاد ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسیطرح ایک دفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گر کر پہنچا تھا۔ اور تیس منٹ تک میں بیہوش رہا تھا۔ سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیوں نے کیسا برتاؤ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ اگرچہ یونانی افسر شکی ہیں۔ لیکن مجھ سے انہوں نے اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ حضور معقول مصارف جنگ لیکر صلح کرلیں + سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے۔ اور اس سے ترک بہت ناراض ہیں۔ بہہ میں نے اور ذریعوں سے بھی سنا تھا۔ جسوقت تین سو یتیم مسلمان لڑکے جن کے والدین عیسائی مفسدوں نے قتل کردیئے تھے۔ استنبول میں آئے۔ تو ہر شخص انکو اپنا متبنّیٰ بنانے کے لئے دوڑا +

میں نے کہا یہہ سچ ہے۔ مگر آپ حضور والا نے فتح حاصل کرلی ہے۔ اور تمام دنیا میں حضور کی طاقت الم نشرح ہوگئی ہے۔ اگر حضور اسوقت فیاضی کریں تو بعید از عنایت نہ ہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ ٹرکی میں بھی لوگوں کے دلوں میں کیا ہے۔ انکو بھی سخت اشتعال دیا گیا ہے۔ میں نے کہا حضور سچ کہتے ہیں۔ مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہیں۔ ٹرکی کے یونان سے بڑھکر اور بھی طاقتور عدو ہیں +

سر ایلس اُن شخصوں پر سخت ناراض ہیں کہ جنکا دستور ہے کہ پرکا کو ابنا کر فریقین کو آپس میں لڑا دیتے ہیں۔ جو چھوٹی سی بات کو مبالغہ کرکے ایک پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ اور جس سے دلوں میں کینہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس قسم کے لوگ انگلینڈ کے دشمنوں کی تحریک سے کام کرتے ہیں۔ یہہ اسی قسم کی نالائقی کا نتیجہ تھا کہ ۱۸۷۷-۷۸ء میں ۵۰۰۰۰ بہادر روسی اور ترک کام آئے۔ اور بحیرہ اسود میں کئی بیگناہ مسلمان کھیت رہے۔ حال میں اس قسم کی حرکت نے روم اور انگلینڈ میں ناچاقی پیدا کردی ہے۔ جو ہزاروں آرمینوں کی موت کے باعث ہوئی ہے۔ اور یہہ وہی حرکت ہے جس سے یونان اور ٹرکی میں تلوار چل گئی ہے۔ یہہ بسمارک جرمنی کی دانائی ہے۔ کہ اسوقت ہماری سلطنت کو مشرق میں صدمہ نہیں پہنچا اور سلطنت عثمانیہ قائم رہی ہے۔ جو لوگ مبالغہ آمیز افواہوں سے شورش پیدا کرتے ہیں اُس سے بڑھکر کوئی شخص دشمن قوم نہیں ہوسکتا +

مصنف کی عین تمنا اور دلی خواہش یہہ ہے کہ کسیطرح انگلینڈ اور ٹرکی میں پھر صلح ہوجائے۔ یہہ صلح دونوں ملکوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ انگلینڈ کے لئے لازمی ہے کہ اسلامی طاقت کی امداد اسکو ملے۔ جس وقت خدانخواستہ اسپر بحیرہ روم میں کوئی دقت آئے۔ یا جب اسکی سلطنت پر مشرق میں کوئی آنچ آوے۔ تب انگلستان کو سلطان کی گورنمنٹ۔ ایسی شائستہ اور لائق گورنمنٹ کی صلاح درکار ہوگی انگلستان کے بڑے بڑے مدبران ملک ولیم پٹ لارڈ پامرسٹین۔ اور مسٹر ڈسریلی اسبات پر زور دیتے رہے کہ کسی طرح یہہ دوستی نہ ٹوٹے +

یہہ دوستی پولیٹکل ضروریات پر مبنی ہے۔ اور اس میں مذہبی رسوخ کو بھی دخل ہے۔ اسلئے دنیاوی فضول حرکتوں سے یہہ دوستی منسوخ نہیں ہونی چاہیئے۔ جبتک قسطنطنیہ اور آبنائے نہایت ضروری چیزیں ہیں جب تک ہندوستان میں لاکھوں مسلمان آباد ہیں۔ جبتک روس کو شوق جبر و تعدی ہے۔ تب تک سلطنت عثمانیہ کی دوستی کی انگلینڈ کو ازبس ضرورت ہے +

ہمیں یہہ معلوم ہونے سے کمال خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر حبل المتین کو جو خالص ایرانی زبان میں دارالسلطنت کلکتہ سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے اور اسکا وجود مسلمانان ہند و ایران میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنیکے لئے نہایت مغتنمات میں سے ہے۔ اعلیحضرت سلطان ابن السلطان شاہ مظفر الدین قاچار خلد اللہ ملکہ والیٔ ایران نے بسفارش جناب معلی القاب وزیر اعظم مدظلہ العالی دوسو تومان (دو ہزار فرنیک یا بارہ سو روپیہ) سالانہ کا مستقل وظیفہ عطا فرمایا ہے۔ خداوند کریم ہمارے ہمعصر اور اسکے مدبر مرزا جلال الدین الحسینی کو یہہ انعام شاہی مبارک کرے اور وہ سالہا دراز تک اس سے مستفید اور بہرہ ور ہوتے رہیں۔ اور ایسے شاہ عالی ہمت اور حامی دین و ملت کو جسے اپنی رعایا کے ہر ایک فرد بشر کا خیال ہے مدت دراز تک تخت شاہی پر قائم و دائم رکھے + آمین +

تازہ خبریں

مع مختصر حواشی

لنڈن ۸ نومبر۔ مغربی افریقہ کا تنازعہ۔ ٹائمز مخبر ہے کہ مغربی افریقہ میں کئی دفعہ بالخصوص مقامات نیقی اور وا میں انگریزی اور فرانسیسی فوجیں ایک دوسری سے ملیں اور صرف ہر دو کے افسر فنکی دور اندیشی سے جو تصفیہ تنازعہ کو اپنی اپنی گورنمنٹ کی رائے موصول ہونے تک ملتوی کر دیتے رہے مقابلہ نہ ہونے پایا۔ اخبار مذکور اسے بالکل تسلیم نہیں کرتا کہ لیگوس کے اندرونی علاقہ میں فرانس کوئی حقوق یا دعاوی رکھتا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر **وادی نیل**۔ چار مصری اگن بوٹ گشت کرتے ہوئے خرطوم سے ستریل ورے تک پہنچے۔ انہوں نے جاتے اور آتے وقت ستمہ کے نئے قلعوں پر گولہ باری کی۔ درویشوں نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ جس سے اگن بوٹوں کو خفیف سا نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۰۔ نومبر **تقریر لارڈ سالسبری**۔ نواب ممدوح نے دعوت گلڈ ہال کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے افواج ہندوستان کی جاں نثاری پر ملکہ معظمہ کی طرف سے دلی مسرت اور خوشنودی مزاج کا اظہار کر کے جنگ سوڈان کا ذکر کیا۔ اور فتح ابو حمد پر خوشی ظاہر کر کے سردار کچنر پاشا کی دور اندیشی اور قابلیت اور لیاقت کی تعریف کی۔ معاملات افریقہ کی نسبت کہا کہ جرمنی فرانس پرتگال اور اٹلی سے دوستانہ پیرایہ میں نامہ و پیام ہو رہا ہے ہم ان مسایر میں پورے انصاف پر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم زائد ملک صرف اپنی نمود کے لئے نہیں۔ بلکہ توسیع تجارت اور سڑکوں کی تیاری کیلئے تاکہ وادی نائیگر۔ وادی نیل۔ اور وادی زمبسی میں تجارت کو پورا فروغ ہو لیتے ہیں ہم ان تصفیوں میں اپنے ہمسایوں کے دعاوے اور دل داری کا پورا خیال رکھیں گے مگر اس حد تک نہ خود ہمارے حقوق کو نقصان نہ پہنچے۔

خارجیہ حکمت عملی میں ہم اتحاد یورپ کیساتھ جو جنگ عالمگیر کو ٹالدینے کا موجب ہوا ہے شامل ہیں گے۔ مسئلہ کریٹ بیشک بہت مشکل ہے۔ اور ہر ایک سلطنت کے اغراض علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر امید ہے کہ اتحاد قائم رہکر کل مشکلات کا خاتمہ کر دیگا۔ اور ہر ایک دولت جو سر توڑ جنگی تیاریاں کر رہی ہے خبکا اور انجام سب کی تباہی ہوگا وہ رک جائینگی۔

لنڈن ۹ نومبر **وادی نیل**۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ فرانس کو صاف طور پر کہدیا گیا ہے کہ بالائی نیل (یعنی خرطوم اور اسکا جنوبی علاقہ) کیطرف اگر اسنے پیشقدمی کی تو انگریزی گورنمنٹ اسکی اس کارروائی کو غیر دوستانہ سمجھیگی۔ اور اسکی عملی مزاحمت کرنی پڑیگی۔ سروست ٹائمز اس کو ناپسند کرتا ہے کہ ہم اپنی قلیل التعداد فوجوں کو خرطوم کے علاقہ میں بند کر چھوڑیں (یعنی اگر فرانس بڑھے تو پھر فوجیں بھیجکر اسکو وہاں سے نکالا جائے۔

لنڈن ۱۰ نومبر **مہم نیل** کیوجہ سے مصر کی تمام محکمی تخفیف اور کفایت کی حالت دستقیم الحال ہو رہی ہیں۔

ایضاً ۱۲ نومبر انگریزی حکومت ہندوستان پر تقریر کرتے ہوئے سر جارج رڈ لف سابق وزیر انگلستان نے بیان کیا کہ مالی معاملات آخر کار ہمیں ہوجوہ نظام حکومت ہند میں تغیر و تبدل کرا دینگے اسکے بعد صاحب ممدوح نے دیسی باشندوں کے طریق انتظام کو بعض انگریزی علاقہ میں رائج کرنے اور وہاں انتخابی طریقہ کی آزمائش کرنیکی نصیحت کی۔

ایضاً - **سوا کم بر بکار راستہ** راٹسٹر کا نامہ نگار بربر سے براہ صحرا سوا کن پہنچگیا ہے۔ اسکا بیان ہے کہ یہ علاقہ ریلوے کی تعمیر کیلئے بالکل مناسب نہیں۔ علاوہ بریں خرچ اتنا پڑیگا کہ مشکل کچھ فائدہ ہوسکیگا۔

لنڈن ۸ نومبر **ترکی**۔ چار ترکی جنگی بیڑہ جہازات کی درستی اور تجدید سے باز رکھے۔

سملہ ۱۲۔ نومبر **شرائط صلح**۔ جنرل لوکہارٹ نے ۱۲ نومبر کو اور گزئیوں کے تمام سرگروہوں سے ملاقات کر کے مندرجہ ذیل شرائط پیش کیں:۔ سرکار کی باقاعدہ اطاعت قبول کریں۔ تمام سرکاری رائفلیں اور اسلحہ جو لوٹا ہے والپس کریں۔ پانچسو رائفلیں اور تیس ہزار روپیہ نقد جرمانہ دیں ان شرائط کی تعمیل تک یرغمال سرکار کے حوالہ کریں۔ سرکاری عملہ توں کو جو نقصان پہنچا ہے اسکی مالیت کا اندازہ بعد میں کیا جائیگا۔ پندرہ دن کی مہلت دیگئی ہے۔ اکاخیل آفریدیوں کا جرگہ بھی کل کیمپ میں پہنچ گیا۔

معائنہ سرحد سے واپس آتے وقت گورہ فوج کو نقصان عظیم پہنچنے کے اسباب کی تحقیقات کیلئے کمیٹی قائم کی جائیگی۔

مختلف خبریں

مہارانی کپورتھلہ والپس تشریف لے آئی ہیں۔ مہاراجہ صاحب عنقریب دارالریاست پہنچا چاہتے ہیں۔

شاہ سیام کی سیاحت انگلستان سے انگریزوں کو یہ فائدہ پہنچا ہے کہ اور بہت سے نئے انگریز شاہ سیام نے ملازم رکھے ہیں اسوقت ۵۸ عہدہ دار وہاں موجود ہیں اب تقریباً ہر ایک محکمہ کی درستی پر انگریز افسر مامور ہو جائینگے۔

ممالک مغربی شمالی اودھ میں قحط کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ امدادی کام بند کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۵ نومبر کو ۲ ہزار یتیم و بیمار مریض گورنمنٹ کی تحویل میں تھے یتیم رشتہ داروں یتیم خانوں یا پادریوں کو حوالہ کر دیئے جائینگے چھوٹے لاٹ صاحب اور بڑے لاٹ صاحب نے ایکدوسری کا شکریہ ادا کیا اور انجام بخیر کی مبارکبادیں دیں۔

نواب وائسرائے ۲۵ نومبر کو سملہ سے روانہ ہونگے۔ ۲۷ کو الہ آباد پہنچینگے۔ راستہ میں دو تین گھنٹہ علیگڈھ ٹھیر کر اسلامی کالج کا معائنہ فرمائینگے۔ الہ آباد سے دارجیلنگ ہوتے ہوئے ۱۱ دسمبر کو کلکتہ روانہ افروز ہونگے۔

ہندوستان سے ولایتی اخراجات کے لئے ۱۰ نومبر سے تقیہ مطالبہ بھیجا جانا شروع ہونا تھا۔ مگر سرحدی جنگ کیوجہ سے پانچ چھ ہفتوں کے لئے ترسیل زر پھر ملتوی کر دیگئی ہے۔ اس سال کی بابت یعنی ۳۱ مارچ تک ابھی ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ قابل ارسال ہیں عام خیال ہے کہ جب ترسیل شروع ہوئی تو روپیہ کی قیمت پھر گر کر ایک شلنگ یا ۱۳ پنس ہو جائیگی

کراچی سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ۸ نومبر کو ایک مال گاڑی اور خالی انجن میں تصادم ہوا چند جانوں کا نقصان ہوا اور لائین کئی گھنٹہ بند رہی شکایت ہے کہ مجروحین کی برابر خبر گیری نہیں کیگئی تھی۔

صنوبر جاتی متحدہ امریکہ میں ہر سال چالیس لاکھ مصنوعی درخت بنتے ہیں اور ۲۸ من سونا اور ۴۰ من چاندی کی تاریں دانتوں کی مضبوطی پر خرچ ہوتی ہیں۔ اسملک میں ۴ لاکھ شخص اس پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسطرح ۶ کروڑ افراد کا گذارہ ہے۔

آگرہ دہلی لائین کی تعمیر پر ایک کروڑ صرف ہوگا سال آئندہ پر ملتوی کر دیگئی ہے۔

بمبئی شولاپور۔ سورت۔ کوڑی میں وبا بدستور موجود ہے ضلع جالنہ میں کنکھیر کے قریب موضع جھنجھوڑ میں بھی جو پھلوارہ سٹیشن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے تین چار آدمی اس مرض سے مر چکے ہیں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں بھی سنا جاتا ہے کہ تین چار واردا تیں طاعون کی ہو چکی ہیں ہردوار میں وبا رونما ہے۔ شولاپور میں یورپین سول سرجن کی کنواری بیٹی بھی طاعون سے بیمار ہوگئی بمبئی میں ایک شخص کو فرضی ڈاکٹر بننے کے جرم میں ۶ ماہ قید کی سزا ملی ہے

کلکتہ میں ایک شخص ہزار روپیہ کا جعلی نوٹ بنانیوالا گرفتار ہوا ہے۔

جھالاوار کی گدی پر آخر کار بھوانی سنگھ نام ایک شخص کو بٹھایا گیا ہے وہ خود بانی خاندان ظالم سنگھ کی نسل کا کوئی نہیں

صنوبر جاتی متحدہ امریکہ میں ہر سال چالیس لاکھ مصنوعی درخت بنتے ہیں اور ۲۸ من سونا اور ۴۰ من چاندی کی تاریں دانتوں کی مضبوطی پر خرچ ہوتی ہیں۔ اسملک میں ۴ لاکھ شخص اس پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسطرح ۶ کروڑ افراد کا گذارہ ہے۔

آگرہ دہلی لائین کی تعمیر پر ایک کروڑ صرف ہوگا سال آئندہ پر ملتوی کر دیگئی ہے۔

بمبئی شولاپور۔ سورت۔ کوڑی میں وبا بدستور موجود ہے ضلع جالنہ میں کنکھیر کے قریب موضع جھنجھوڑ میں بھی جو پھلوارہ سٹیشن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے تین چار آدمی اس مرض سے مر چکے ہیں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں بھی سنا جاتا ہے کہ تین چار واردا تیں طاعون کی ہو چکی ہیں ہردوار میں وبا رونما ہے۔ شولاپور میں یورپین سول سرجن کی کنواری بیٹی بھی طاعون سے بیمار ہوگئی بمبئی میں ایک شخص کو فرضی ڈاکٹر بننے کے جرم میں ۶ ماہ قید کی سزا ملی ہے

کلکتہ میں ایک شخص ہزار روپیہ کا جعلی نوٹ بنانیوالا گرفتار ہوا ہے۔

جھالاوار کی گدی پر آخر کار بھوانی سنگھ نام ایک شخص کو بٹھایا گیا ہے وہ خود بانی خاندان ظالم سنگھ کی نسل کا کوئی نہیں

اخبار پیسہ اخبار کی اپیل پر جسکے مالک و پرنٹر کو حبس دوام اور ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی تھی۔ ۱۷ نومبر کو ہائیکورٹ بمبئی میں سماعت ہوگی

لنڈن میں روزانہ اخبار جاری کرنیکی لاگت ۱۰ ہزار پونڈ اور مفصلات میں ایک لاکھ پونڈ (پونڈ = ۱۵ روپیہ) سالانہ درکار ہوتا ہے لنڈن ٹائمز کا ہفتہ وار خرچ آٹھ ہزار پونڈ ہے مگر صرف اشتہاروں سے اسکو ایکہزار پونڈ روزانہ کی آمدنی ہے معمولی خبر و نیز ولایتی اخبار کوئی سطر ۲ سے ۸ تک خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر میدان جنگ سے جو خبریں آتی ہیں اسپر بعض وقت فی لفظ دس پونڈ کے حساب سے خرچ ہوتا ہے ٹائمز کی پیرسی نامہ نگار کو ۶ ہزار پونڈ اور برلن اور وائنا کے نامہ نگاروں کو دو دو ہزار پونڈ سالانہ مشاہرہ ملتا ہے۔

۴ خبر و نکے حصوں پر جو خرچ کریں وہ علیحدہ رہا۔ ڈیلی ٹیلیگراف کو ۳ ہزار پونڈ ملتے ہیں اسکے ماتحت ۶ لیڈر رنویس ہیں جنکو فی کس ۱۵ سو پونڈ ملتے ہیں اسکے علاوہ ۴ سب اڈیٹر ہیں جنکو تین سو ۶ سو پونڈ تک تنخواہ دیجاتی ہے۔ لوکل رپورٹروں کا خرچ الگ رہا۔